گھر کو جنّت بنانے کے ۱۴ مجرّب نسخے



جمع و ترتیب

سید عابد حسین زیدی

پیغامِ وحدتِ اسلامی (کراچی)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

☆ کیا میں تمہیں اُس شخص کی خبر دوں جس پر آتشِ دوزخ حرام ہے

یہ ہر اُس شخص پر حرام ہے جو

نرم طبیعت، ملنسار اور لوگوں کے قریب رہنے والا ہے۔

-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-

☆ **خداوند عالم**

جب کسی گھر کے رہنے والوں کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

تو ان کے درمیان نرمی اور مدارات پیدا کرتا ہے۔

(رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-

☆ جو نرم مزاجی سے محروم ہو وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہے۔

(رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-

☆ گھر میں غصّہ کرنا، گویا اُس کو ویران کرنا ہے۔

(مولا علیؑ)

گھر کو جنت بنانے کے

چودہ مجرب نسخے

جمع و ترتیب:

سید عابد حسین زیدی

ناشر:

پیغامِ وحدتِ اسلامی

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	گھر کو جنّت بنانے کے چودہ مجرّب نُسخے
جمع وترتیب	:	سیّد عابد حسین زیدی
ناشر	:	پیغامِ وحدتِ اسلامی
کمپوزنگ	:	الباسط گرافکس
گرافکس	:	سیّد محمد علی (ذیشان)، سیّد وصی امام
مطبع	:	الباسط پرنٹرز۔ ناظم آباد، کراچی
تعدادِ اشاعت	:	ایک ہزار
طبع	:	ہشتم
سالِ طبع	:	اکتوبر ۲۰۰۹ء

باہتمام

مدرسۃ القائمؑ

A-50 بلاک 20، سادات کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 0334-3102169 , 021-6366644

ویب سائٹ: www.al-qaaim.com ای میل: info@al-qaaim.com

فہرست

شوہر کے عمل کے لئے چودہ مجرب نسخے ۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ جس کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھی جائے اس میں شیطان شریک ہوتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ

”جو کوئی اہم کام بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے شروع کیا جائے وہ ناقص اور ناتمام ہوتا ہے۔“

☆ پیغمبر اسلام نے فرمایا :

”جب بندۂ خدا سوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو خداوند فرشتوں سے فرماتا ہے میرے ملائکہ صبح تک میرے اس بندے کے سانس لکھتے رہو (ان کا اجر ملے گا)۔“

☆ جو شخص اپنے گھر کے دروازے کے بیرونی حصہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔

تقریظ

نسل انسانی کی بقا کے لئے قانونِ فطرت مسلسل مصروفِ عمل ہے۔ جس کی بناء سراسر محبت پر ہے۔ جب حضرت آدمؑ کو تنہائی کا احساس ہوا تو اُن کے سکونِ قلب کے لئے حضرت حوّا کی تخلیق عمل میں آئی اور صنفِ نازک کی خلقت کی بنیاد سکونِ قلب فراہم کرنا ہے جو محبت کا ثمر ہوتی ہے اور یہی وہ منزل ہے جہاں انسان محبت پاتا ہے تو اپنا سب کچھ کھو کر بھی اطمینان و سکون حاصل کرتا ہے کیونکہ محبت کی اس دولت کے مقابل کوئی اور دولت حتیٰ کہ انسان کی جان بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور انسان محبت پر اپنی جان قربان کر کے بھی اطمینان و سکون پاتا ہے اور دین بھی ہر دیندار سے یہی چاہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے چند مسائل پوچھے تو ہر سوال کے جواب میں امامؑ نے ''محبت کا تقاضا یہ ہے'' کہہ کر جواب دیا تو اُس سائل نے عرض کیا مولا! میں دینی مسائل کے بارے میں پوچھ رہا ہوں اور آپ ہر جواب میں فرماتے ہیں کہ ''محبت کا تقاضا یہ ہے۔''

یہ سن کر امامؑ نے اس سائل سے فرمایا:

''ھل الدین اِلاّ الحُبّ؟ (کیا دین محبت کے علاوہ بھی کچھ ہے)''

دین کا وجود ہی اس لئے ہے کہ وہ بندگانِ خدا کے دلوں کو جوڑے اور اُن کے درمیان ہم آہنگی اور الفت بڑھائے۔ دین یہ نہیں ہے کہ اُس کے نام پر نفرتیں اور دشمنیاں پیدا کی جائیں چاہے یہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر، اسلام ہمیشہ اُن کی نفی کرتا ہے۔ انسان ایک معاشی حیوان ہے اور اس کے معاشرے کی بنیادی اکائی اُس کا گھر ہے جہاں ایک مرد اپنی بیوی کے لئے مکان فراہم کرتا ہے جو اُس مکان کو ایثار و قربانی کے ذریعے محبت کی خوشبو پھیلا کر گھر میں تبدیل کرتی ہے اور جب مکان گھر میں تبدیل ہوتا ہے تو مرد کو سوائے اس کے کہیں اور سکون نہیں ملتا اور جب وہ زندگی کی سختیوں، تکالیف اور پریشانیوں سے تھک جاتا ہے یا گھبرا جاتا ہے تو اپنی اُس پناہ گاہ کا رُخ کرتا ہے تاکہ اپنی زندگی کے چند لمحات سکون کے ساتھ گذار سکے۔

کیا یہ کسی معاشرے کا المیہ نہیں ہے کہ اُس کے مرد سکون کی تلاش میں گھر سے باہر کا رُخ کریں۔ اُس کا مطلب یہ ہی ہے کہ اُس معاشرے کی خواتین، اُن کے فراہم کردہ مکان کو گھر میں تبدیل نہیں کر سکی ہیں جو اُن کی تخلیق کے بنیادی مقصد میں ناکامی کی علامت ہے۔ دراصل محبت وہ غیر مرئی مضبوط رسّی ہے جو میاں بیوی کو ایک دوسرے سے اور اولاد کے ساتھ مربوط رکھتی ہے۔ معاشرے کی اِس ابتدائی اکائی میں شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے ہے اور یہ دونوں اولاد کے لئے ہیں اور اولاد اِن دونوں کے لئے ہے اور اپنی اِس غیر مرئی رسّی نے انہیں مضبوطی سے باندھا ہوا ہے جو

دراصل معاشرے کے لئے ایسی حیثیت رکھتی ہے جیسے کتاب کے لئے شیرازہ ہے۔ اگر شیرازہ ہٹ جائے تو اوراق منتشر ہو جاتے ہیں اور کتاب کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

اِس طرح معاشرے سے محبت کا جذبہ مفقود ہو جائے تو اس میں بھی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ دراصل محبت کو بھی کچھ آفتیں اور مصنوعی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اُن میں سے بنیادی بیماریاں ''تکبر'' اور ''حُبِّ دنیا'' میں غرق ہونا ہے۔ اور باقی بیماریاں انہیں دو سے پیدا ہوتی ہیں۔ جہاں یہ دونوں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو اب محبت کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی کیونکہ اِن کے آثار اور مظاہر محبت کے مکان کو ہی ڈھا دیتے ہیں۔ جب شیشہ دل چُور چُور ہو جاتا ہے تو نہ اَب وہ جوڑا جا سکتا ہے اور نہ اُس میں ٹانکے لگائے جا سکتے ہیں۔

انسان دو چیزوں سے مرکّب ہے یعنی روح اور بدن۔ جسطرح بدن کی سلامتی لازمی ہے اُسی طرح روح کی سلامتی بھی لازمی ہے بلکہ روح کی سلامتی جسمانی کمزوری یا بعض کی تلافی کر سکتی ہے مگر جسمانی صحت وروحانی نقصان کا جُبران نہیں کر سکتی اِس سے پتہ چلتا ہے کہ روحانی صحت کا خیال رکھنا بھی زیادہ ضروری ہے۔ مغربی ثقافت کی یلغار نے معاشرہ کی بنیادی اکائی یعنی گھر اور خاندان کے نظام کو بُری طرح متاثر کیا ہوا ہے اور اصل اسلامی ثقافت کے علم بردار علمائے کرام اِس نظام کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں۔ مرتّب نے اس سلسلے میں مؤثر کوشش کی ہے اور کتابوں سے جمع وترتیب کر کے جو نسخے تجویز

کئے ہیں وہ مکمل طور پر قرآن وحدیث اور مکتبِ اہل بیتؑ کی تعلیمات کی روشنی میں ہیں۔ خداوندِ عالم سے دعا ہے کہ اِس کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور قارئین کے لئے مفید اور موثر قرار دے اور مرتب کی مساعی کو اُس گھرانے کی تائید حاصل رہے جسے خداوندِ عالم نے ''نبوتؐ کا گھرانہ'' کہا ہے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سیّد ذوالفقار علی زیدی

امام جمعہ مسجد محمد مصطفیٰؐ

عباس ٹاؤن، کراچی۔

پیش لفظ

اس کتاب کو پڑھنے والا ہر شخص اپنی ذمہ داریوں پر نگاہ ڈالے کہ اپنے گھر کو جنت بنانے میں میرا کردار کیا ہونا چاہیے؟

ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی کوتاہیاں آپ کے سامنے آجائیں بلکہ ہر شخص یہ سوچے کہ اگر میں نے اپنی کوتاہی دور کرلی تو خدا اپنے فضل وکرم سے میری بیوی کو اور میرے دوسرے گھر والوں کو بھی ہدایت عطا کردے گا۔

نسخوں پر عمل کرنے سے قبل اپنے اور گھر والوں کی اصلاح کی خوب دعا مانگیں کہ خداوندا میری بیوی اور گھر والوں کو میرے آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور مجھے بھی ان کے حقوق ادا کردینے والا بنادے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والا بنادے۔

یاد رکھیے اگر خاندان صحیح ہو تو صحیح معاشرہ تشکیل پائے گا اور اگر گھر کی زندگی صحیح کرلی تو باہر کی زندگی بھی صحیح ہوسکتی ہے۔

وہ گھر جس میں گناہ ہو، اختلاف ہو، وہ گھر صلاحیتوں کا قاتل ہے، بچوں کی استعداد کا قاتل ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا گھر مبارک ہو، اولاد آپ کے لئے

مبارک ہوتو چاہیئے کہ آپ کے گھر گناہ نہ ہو اگر آپ کا گھر گناہ کا گھر ہے تو اس کے بابرکت ہونے کی اُمید بیکار ہے۔

مشہور روایت میں ہے کہ:

"لا تدخل الملائک فی بیت فیه الکلب"

"وہ گھر جس میں کتا ہو ملائکہ داخل نہیں ہوتے۔"

یہ روایت بقول علماء تین معنی رکھتی ہے ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ گھر جس میں کُتوں کی پرورش کی جاتی ہے وہاں ملائکہ آمد و رفت نہیں رکھتے وہاں شیاطین کی آمدورفت ہوتی ہے۔

دوسرے معنیٰ ہیں وہ دل جو ناپاک ہیں، اخلاقی و روحانی برائیوں سے آلودہ ہیں، غیبت، بہتان، حسد، بغض، غصہ اور غضب کی آماجگاہ ہیں وہاں بھی ملائکہ کی آمدورفت نہیں ہوتی۔ تیسرے معنی ہیں وہ گھر جہاں اختلافات ہیں، گناہ ہیں وہاں پر بھی ملائکہ کی آمدورفت نہیں ہوتی۔

اگر ملائکہ ہمارے گھر آمدورفت نہ رکھیں اور خدا کا دستِ عنایت سر پر نہ ہو اور ہمارے گھروں پر اس کی رحمت نہ ہو تو شدید افسوس کا مقام ہوگا اور اس سے بھی زیادہ افسوس ان بچوں پر جو اس گھر میں پلتے ہیں اور ایسا گھر جس میں شیاطین کی آمدورفت ہو وہ آرام کی جگہ نہیں بلکہ پریشانیوں اور مصیبتوں کا منبع ہوگا۔

لیکن اگر گھر میں ایسا ماحول ہو کہ رہنے والے افراد ایک دوسرے کا شکریہ ادا کرتے ہوں، محبت والفت ہو، ہر کوئی اپنی غلطی تسلیم کرنے کو تیار ہو

اور اگر کوئی ناخوش گواری پیش آجائے تو عذر خواہی کرتے ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جنت میں ایک دوسرے کے سامنے خوشحال بیٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کو آفرین کہیں گے۔

قارئین کرام! کیا آپ اپنے لئے بہشت چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ اپنے اندر لچک پیدا کریں، صبر سے کام لیں، اختلافات کو فوراً دور کریں یہاں تک کہ ایک گھنٹہ بھی آپ کے گھر میں اختلاف نہیں ٹھہرنا چاہئے۔

"ولا تنازعو وتفشلو وتذھب ریحکم"

(انفال آیت ۴۷)

"آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

پروردگارا تمام خاندانوں میں اتحاد، باہمی الفت و محبت پیدا فرما اور آپس کے جھگڑوں کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور امیر المومنینؑ کی اس وصیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کہ جس میں آپؑ نے فرمایا:

(دیکھو!) "آپس کے اختلافات ختم کردو۔"

ہے کوئی محبتِ علیؑ کا دعوے دار جو اپنے مولاؑ کی اس وصیت کو پوری کرنے کی کوشش کرے؟

ادارہ

پیغام وحدتِ اسلامی

بیوی کے عمل کے لئے چودہ مجرب نسخے

حضرت آدمؑ جب جنت میں تشریف لاتے ہیں تو باغِ جنت کا چپہ چپہ انوارِ الٰہی سے معمور تھا الطافِ کبریائی کا قدم قدم پر ظہور تھا اور ہر طرف نعمتوں کی بارش تھی لیکن پھر بھی آدمؑ اپنے دل کا ایک گوشہ خالی پاتے ہیں، کسی چیز کی کمی محسوس کرتے ہیں؟

لہٰذا پھر حضرت آدمؑ پر نوازشوں اور بخششوں کی تکمیل ہوئی اور جنت حقیقی معنوں میں جنت ثابت ہوئی جب ایک عورت کی تخلیق ہوئی اور شوہر کے لئے ایک بیوی کی ہستی سامنے آئی۔

...... اگر عورت نہ ہوتو کارخانۂ تمدن ہی ختم ہو کر رہ جائے۔

...... پوری انسانی تہذیب اُجڑ کر رہ جائے۔

...... اے عورت آپ دوزخ جیسے گھر کو بھی جنت میں بدل سکتی ہیں۔

...... آپ چاہیں تو فقیر کو دولت مند اور دولت مند کو فقیر بنادیں۔

...... مرد کا سکھ آپ کے قدموں میں ہے، آپ مرد کا نصف جزو اور اس کا آدھا ایمان ہیں۔

...... تمام مذہبی انسان، اولیاء، حکماء، آئمہ یہاں تک کہ خدا کے پیغمبر بھی

آپ کو ماں کہتے ہیں اور آپ کی ہی گود میں پلتے ہیں۔

...... آپ ہی کے قدموں تلے جنت ہے۔

...... دنیا کی انتہا اپنا گھر اور گھر کی انتہا عورت ہے۔

...... نیک عورت کے بغیر گھر بیکار اور مصیبت خانہ ہے۔

☆ ایک نیک اعمال عورت ستر اولیاء سے بہتر ہے۔

☆ ایک بداعمال عورت ہزار بداعمال مردوں سے بدتر ہے۔

☆ ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز غیر حاملہ کی اسّی رکعتوں سے بہتر ہے۔

☆ جو عورت اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک ایک بوند پر نیکی عطا کرتے ہیں۔

☆ جب شوہر پریشان حال گھر آئے اور اس کی بیوی اُسے خوش آمدید کہے اور تسلّی دے تو اللہ اُس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆ جو عورت اپنے بچے کے رونے سے رات بھر نہ سو سکے اللہ تعالیٰ اُس کو بیس غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر دیتے ہیں۔

☆ جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اُس کو خانۂ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عنایت کرتے ہیں۔

☆ جو عورت نماز، روزہ کی پابندی کرے اور پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے، اس کو اختیار ہو گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ جو عورت اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے نہ سو سکے اور اپنے بچے کو آرام دینے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کو بارہ سال کی قبول عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

☆ جو عورت حاملہ ہو اس کی رات عبادت اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے۔

☆ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے لئے ستر سال کی نماز اور روزہ کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے، ہر درد کے عوض ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

☆ بچہ رات کو روئے اور ماں بغیر بُرا بھلا کہے اُس کو دودھ پلائے تو اُس کو ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب ملے گا۔

☆ جب بچے کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اُس عورت کو خوشخبری سناتا ہے کہ اے عورت اللہ نے تجھ پر جنت واجب کر دی ہے۔

☆ عورت کا خاوند اس سے راضی ہو اور وہ انتقال کر جائے تو جنت اُس پر واجب ہو گی۔

☆ نیکوکار عورت ستر مردوں سے افضل ہے۔

☆ عورت بھی اپنے شوہر کے گھر میں خدمت کی نیت سے چیزوں کو قرینے سے رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کی نظر ڈالے گا اور جو بھی اللہ کا منظورِ نظر ہو گیا اُسے عذاب سے امان مل جائے گی۔

☆ شائستہ عورت ہزار ناشائستہ مردوں سے بہتر ہے۔ جو عورت بھی شوہر کی بھلائی کے لئے سات دن کام کرتی ہے اللہ اُس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے آٹھ دروازے کھول دیتا ہے کہ وہ جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ پانی کا ایک گھونٹ بھی مرد کے ہاتھ میں دیتی ہے تو وہ ایک سال کی مستحب عبادت جس میں وہ دن میں روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے اس سے بہتر ہے۔

☆ عورت اپنے شوہر کے لئے لذیذ غذا تیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لئے قسم قسم کے کھانے تیار کرے گا اور فرمائے گا خوب کھاؤ اور پیو یہ اُن زحمتوں کی جزا ہے جو تم نے دنیا کی زندگی میں برداشت کی ہیں۔

☆ اے عورت! آپ ہی مرد کے گھر کی مالکہ ہیں، ملکہ ہیں، بس اپنے اندر وہ صفات پیدا کرلیں کہ پھر دین کی رعایت کرتے ہوئے مرد آپ کی ہر بات مان لے۔

لیکن ابھی ٹھہر جایئے!

اس اقتدار کی باگ ڈور ہاتھ میں لینے سے پہلے آپ کو کچھ قربانیاں دینی ہوں گی، تاج بہت حسین گلاب کی طرح ہے، لیکن اُس گلاب کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو کانٹوں کا مزا چکھنا ہوگا پہلے اپنے اندر اُس کی صلاحیت اور استعداد پیدا کرنی پڑے گی۔

...... گھر کی رانی بننے سے پہلے آپ کو کسی حد تک باندی بننا ہوگا۔

...... اس گلابی تاج کو پہننے سے پہلے آپ کو گھر میں کانٹوں کا تاج پہننا ہوگا۔

یہی قدرت کا قانون اور دنیا کا نظام ہے۔

؎ سرخ رُو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھِس جانے کے بعد

سرمہ، نے کہا، مجھ پر اتنا ظلم کیوں کرتے ہو کہ اتنا زیادہ پیستے ہو۔

پیسنے والے نے جواب دیا! تجھے اس لئے زیادہ پیس رہا ہوں کہ اشرف المخلوقات کی اشرف الاعضاء یعنی انسان کی آنکھ میں جگہ پانے کے قابل ہو جائے۔

...... اے نیک بیوی آپ اس انسانیت کیلئے اُمید کی ایک کرن ہیں پس اپنے آپ کو دیندار، باپردہ، نمازی بنایئے، اپنے محلّہ کی عورتوں، رشتہ داروں کو دین پر عمل کرنے اور اس کو چار دانگ عالم میں پھیلانے والی بنایئے، خدا آپ کو نیک بنائے اور اپنے شوہر کیلئے دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

...... کیونکہ یہ آدم زاد آپ ہی کے دل کے آئینے میں اپنی محبت دیکھنا چاہتا ہے۔

...... آپ ہی کی زبان سے اس کا اظہار چاہتا ہے۔

...... آپ ہی کی مسکراہٹ سے اس کا اظہار چاہتا ہے۔

...... اُس کی طرف سے کوئی کڑوی بات ہو جائے تو آپ کی طرف سے صبر والا طرزِ عمل چاہتا ہے۔

...... آپ کے منہ سے کھلے ہوئے کوثر وتسنیم سے دھلے ہوئے دو میٹھے بولوں سے اپنی ہر بیماری کی شفا چاہتا ہے۔

...... آپ کی اطاعت وخدمت سے اپنی جوانی کی بقا چاہتا ہے۔

...... آپ کی معمولی سی توجہ سے اپنی تھکاوٹ کی دوری چاہتا ہے۔

...... دنیا کے ہر غم اور ہر پریشانی میں آپ کے مشورہ سے تسلی اور تشفی چاہتا ہے۔

...... آپ کی نمازوں، ذکر اور تلاوت کی پابندی سے آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتا ہے۔

...... آپ کے حُسنِ اخلاق سے اپنے بچوں کی تربیت چاہتا ہے۔

...... آپ کے حُسنِ معاشرت سے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کی دُعا چاہتا ہے۔

...... اپنے دوستوں کی بیویوں کا اکرام اور پڑوس کی عورتوں کے ساتھ اچھے برتاؤ سے معاشرے میں اپنا مقام اور رتبہ، بلند چاہتا ہے۔

...... آپ کی قناعت اور دنیا کی تھوڑی سی چیزوں پر راضی رہنے سے زیادہ کمائی کے جھمیلوں سے آزادی چاہتا ہے۔

...... آپ کے صاف ستھرے رہنے، چست، چاق وچوبند رہنے اور صاف لباس پہننے سے اپنی آنکھوں کی خیانت یعنی نامحرموں پر نگاہ پڑنے سے حفاظت چاہتا ہے۔

...... آپ کے ہاتھوں میں میانہ روی کی مہندی سے اپنے مال کی حفاظت چاہتا ہے۔

اگر آپ میں یہ صفات ہیں؟

تو آپ ضرور آج بھی آدمؑ کے اس بیٹے کے لئے حوّا کی بیٹی ہیں۔

اُس کے لئے زوجہٗ صالحہ، نیک بیوی، اُس کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی راحت، سرمایہ صحت، محافظِ ایمان، نصف دین، اُس کی ہمراز، اُس کی مخلص، دوست آپ ہیں، یقین کیجئے آپ ہی ہیں۔

وہ آپ کو اپنی قبر اور خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی فکر کرنے اور دوسری عورتوں اور بچوں میں دین پھیلانے اور ایمان اور اسلام کو دنیا میں زندہ کرنے کی بھی فکر سے جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہے۔

یاد رکھیئے اسلام میں اچھی بیوی کا معیار یہ نہیں کہ وہ کالج سے ایسی ڈگریاں یا ڈپلومے لے کر نکلے جو خود مردوں کے حق میں بھی اب بیکار ہو چکے ہیں۔ معیار آخرت کی کامیابی ہے۔

وہ زبان جو ہمیشہ سچ ہی پر کھلتی ہے اس زبان مبارک کا ارشاد ہے کہ

"اے عورتوں! یاد رکھو کہ تم میں سے جو عورتیں نیک ہیں وہ نیک مردوں سے پہلے جنت میں پہنچ جائیں گی۔"

محترم خواتین!

اور کونسی فضیلت آپ چاہتی ہیں؟ جنت میں مردوں سے پہلے تو آپ پہنچ گئیں ہاں البتہ نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کوئی مشکل نہیں۔

ہاں البتہ۔۔۔۔۔ اگر وہی پرانی روش برقرار رکھی۔۔۔۔۔ وہی بدکلامی

۔۔۔۔۔بدزبانی۔۔۔۔نافرمانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر اُس مخبرِ صادق رسولؐ کا ارشاد سنئے فرماتے ہیں کہ:

''کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی اُن میں سے ایک وہ عورت ہے۔ جس سے اُس کا شوہر ناخوش ہو۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو جو حُور قیامت میں اُس شوہر کی بیوی بنے گی وہ یوں کہتی ہے کہ (اِس کو مت ستا، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا)۔''

ایسی ہی عورتوں سے بچنے کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔

''اے اللہ۔ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی بوڑھا کردے۔''

ایسا نہ ہو کہ جیسے ایک شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میرے انتقال کے بعد تم دوسری شادی کر لینا۔ وہ پوچھتی ہے کیوں؟ تو کہتا ہے کہ تاکہ دوسرے شوہر کو معلوم ہو جائے کہ میرا اتنی جلدی انتقال کیسے ہو گیا تھا؟

یا ایسا نہ ہو کہ جیسے ایک صاحب کے ہونٹ کالے ہو رہے تھے تو کسی نے وجہ پوچھی تو کہا بیگم لاہور جا رہی تھی تو فرطِ مسرّت سے اُن کے جانے کی خوشی

میں بے قابو ہو کر میں نے ٹرین کے ڈبے کو چوم لیا۔

ایک دانشور معاشرتی واخلاقی مسائل پر تقریر کر رہے تھے اپنی باتوں کے دوران انہوں نے کہا ہم اب گھریلو مسائل کے بارے میں اعداد و شمار سے کام لیتے ہیں۔ اسی لئے میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ محفل میں موجود وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو اپنی بیویوں کے ظلم سے تنگ ہیں۔ یہ سننا تھا کہ تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے مگر ایک شخص اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ یہ دیکھ کر دانشور نے کہا خدا کا شکر ہے کہ ہماری محفل میں ایک شخص تو ایسا ہے جو اپنی بیوی سے خوش ہے۔ یہ سننا تھا کہ اُس شخص نے کہا جناب ایسا نہیں ہے میں اٹھ نہیں سکتا کیونکہ کل میری بیوی نے میری ٹانگ توڑ دی ہے۔

تو اس طرح عورت کی بدمزاجی سے پوری زندگی پریشانی اور غمی ہی میں گذرتی ہے۔

اے مرد کی مونس، غمخوار اگر آپ اپنے گھر کو جنت کا نمونہ دیکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو کچھ کرنا پڑے گا جنت یوں ہی نہیں حاصل ہو جاتی اس کے کچھ اصول ہیں، کچھ نسخہ جات ہیں۔

☆ زندگی میں کوئی عظمت نہیں ہے مگر دو آدمیوں کی، ایک عالم باعمل، دُوسرے اس کو غور کے ساتھ سُن کر یاد کر لینے والے کے لئے۔ (رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

نسخہ نمبر ۱

شوہر پہ مسلسل احسانات کریں

یہ شوہروں کو غلام بنانے کا شرعی نسخہ ہے۔

کہتے ہیں کہ نیکی اور بھلائی کرنے والا تو اپنی نیکی بھول جاتا ہے لیکن جس سے نیکی کی جاتی ہے وہ نہیں بھولا کرتا حدیث میں ہے کہ ''الانسان عبد الاحسان'' انسان اپنے اوپر احسان کرنے والے کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ آپ کا قیدی، غلام اور خادم بن جاتا ہے۔ نیک بیوی کی نیکی بُھلائی نہیں جا سکتی۔ نیک بیوی اپنے آپ کو نیکی پر یہ سوچ کر اُبھار سکتی ہے کہ:

''میں جس دن دنیا سے چلی گئی، میری نیکی شوہر کو یاد آئے گی اور شوہر میرے لئے دعا کریں گے، مجھے اچھائی کے ساتھ یاد کریں گے، میری خدمت اُن کو رات کے اندھیروں اور دن کے اجالوں میں میرے لئے دعاؤں پر مجبور کرے گی اور شاید یہی میری مغفرت کا اور خدا کے راضی ہونے کا سبب ہو جائے۔''

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جتنا رشک مجھے حضرت خدیجہؓ پر ہوا اتنا رسولؐ اللہ کی کسی بیوی پر نہ ہوا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہ تھا۔ اتنے

رشک کی وجہ یہ تھی کہ رسولؐ کریم اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپ کا دستور یہ تھا کہ جب آپ کوئی بکری ذبح فرماتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ان کا گوشت بطور ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

ایک دن آپؐ نے ان کا تذکرہ کیا تو میں نے عرض کیا اُن۔۔۔کا تذکرہ آپؐ کیوں اتنا زیادہ کرتے ہیں؟ اللہ نے اُن سے بہتر آپ کو دے دیا ہے۔

تو آپؐ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! اُس کے بعد اللہ نے جو مجھے دیا ہے وہ اُس سے بہتر نہیں ہے وہ اُس وقت ایمان لائیں جب لوگ ابھی کافر تھے، انہوں نے اُس وقت میری تصدیق کی جب اوروں نے مجھے جھٹلا دیا، اُس وقت اپنا مال مجھ پر نچھاور کیا جب لوگوں نے مجھے محروم کر رکھا تھا۔ اللہ نے مجھے اُن سے اولاد دی کسی اور سے نہیں دی۔''

(هر که خدمت کرد او مخدوم شد)

جس نے خدمت کی وہ سردار بنا۔

(فکونی له اَمَتہُ یکن لک عبداً)

تو اُس کی کنیز بن جا تو وہ تیرا تابعدار غلام بن کر رہے گا۔

پس اگر بیوی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میرے کہنے میں رہے میرا غلام بن جائے تو یاد رکھے کہ اس کو شوہر پر احسان کرنا ہو گا۔ اس کی خطاؤں کو درگزر

کرنا ہوگا غلام بنانا غلام بننے سے ہوتا ہے پہلے عملاً باندی بن جائے وہ خود بخود غلام بن جائے گا۔ محبت، محبت کو کھینچتی ہے، اطاعت، اطاعت کو کھینچتی ہے۔ سرکشی، بدزبانی، بدکلامی، نفرت اور جھگڑوں کو کھینچ کر لاتی ہے۔

نسخہ نمبر۲

جی ہاں ۔۔۔۔۔ یہ لفظ بولنا سیکھ لیں۔

یہ جھگڑوں سے نجات پانے کا زرّین نسخہ ہے۔

شوہر کہے کہ آج فلاں جگہ چلنا ہے ۔۔۔۔۔ کہے جی ہاں انشاء اللہ ضرور چلیں گے۔ اگر شوہر کا کسی تقریب میں جانے کا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔تو کہے جی ہاں بالکل نہیں جاؤں گی، جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہوگا۔ آپ میرے شوہر ہیں آپ کی بات مقدّم ہے، آپ بالکل غم نہ کریں آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔ اب اگر جانے کو زیادہ ہی دل چاہ رہا ہے تو اس دوران دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرے۔

''اے اللہ! سارے انسانوں کے دل آپ کی دو انگلیوں میں ہیں آپ جیسا چاہیں پھیر دیں۔ جب آپ کوئی فیصلہ کر دیں تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا اگر اِس جانے میں خیر نہیں تو

میرے دل سے اس حاجت ہی کو نکال دیں ورنہ میرے شوہر کو راضی کر دیں۔''

اور پھر جب شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اُس وقت نرمی سے کہے

''مناسب ہوتا اگر آپ مجھے اس شادی میں جانے کی اجازت دے دیں، آج اُن کے گھر میں خوشی کا موقع ہے میں نہ جاؤں گی تو ان کی خوشی مکمل نہ ہو گی اگر آپ اجازت دے دیں تو مہربانی ہو گی۔''

اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو صبر کر لیں ۔۔۔لیکن چند امور میں ہی ان کی مان لینے سے شوہر کو آپ پر ایسا اعتماد پیدا ہو جائے گا پھر انشاء اللہ وہ آپ کی باتوں کو کبھی رد نہیں کرے گا۔

نسخہ نمبر ۳

معاف کر دیجئے آئندہ ایسا نہیں ہو گا

یہ ایسا جملہ ہے جو سنگ دل سے سنگدل شخص کو بھی موم بنا دیتا ہے، سخت سے سخت غلطی کو بھی چھوٹا بنا دیتا ہے، بڑی سے بڑی آگ کے لئے پانی کا کام دیتا ہے ظالم کو رحم پر مجبور کر دیتا ہے، دشمن کو دوست بنا دیتا ہے۔

یہ نسخہ کسی انسان کا، بشر کا قول نہیں بلکہ انسانوں کے پیدا کرنے

والے رب العزّت جن کے ہاتھ میں سارے انسانوں کے دل ہیں ان کا ارشاد ہے۔

"ولا تستوی الحسنته ولا اسیة ادفع بالتی هِیَ احسن فاذا الذی بَینکَ وبینه عداوة کانه ولی حمیم" (سورہ حم سجدہ پارہ ۲۴)

ترجمہ:

"نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ آپ نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دیں (پھر یکایک آپ دیکھیں گے) کہ آپ میں اور اس شخص میں جو عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی دِلی دوست ہوتا ہے۔"

بیوی کو چاہئے کہ منہ زوری نہ کرے، بحث و مباحثہ نہ کرے، اِدھر اُدھر کی باتیں نہ بنائے سو باتوں کی ایک بات ۔۔۔ معافی چاہتی ہوں، آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

یہ لفظ ایسا ہے کہ حجاج بن یوسف جیسے ظالم شخص کو بھی نرمی پر مجبور کر دیتا ہے۔ ایک مرتبہ حجاج نے سفر کے دوران ایک دیہاتی سے امتحان کے لئے پوچھا کہ تمہارا بادشاہ حجاج کیسا ہے؟

وہ کہنے لگا بڑا ظالم ہے، اللہ اُس سے بچائے وغیرہ وغیرہ۔

تو حجاج نے کہا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟

اس نے کہا نہیں تو بادشاہ نے کہا میں حجاج بن یوسف ہوں۔

دیہاتی نے کہا تم مجھے جانتے ہو میں کون ہوں۔ حجاج نے کہا۔ نہیں تو اس نے کہا میں مریض ہوں۔ ہر ماہ میں تین دن کے لئے پاگل ہو جاتا ہوں اور آج میرے پاگل بننے کا پہلا دن ہے معاف کرنا۔

حجاج یہ سن کر ہنسنے لگا اور اس کو چھوڑ دیا۔

اب آپ اندازہ لگائیں کہ اگر ہر چھوٹا اپنے بڑے کے سامنے غلطی کے وقت یہ کہے کہ غلطی ہوگئی آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔

...... معاف کر دیجئے اب خیال رکھوں گی۔

...... آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔

چنانچہ ہم سب ہی خطا کار ہیں اور ہر عدالت میں اقراری ملزم معافی کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے نرمی ہے۔ بمقابلہ انکاری مجرم کے۔

ایسی ناچاقی اور جھگڑے کے لمحات میں خوفِ خدا رکھنے والی، گھروں میں جھگڑوں کی آگ کو بُجھانے والی سمجھدار بیوی کا جواب سنئے۔

...... غلطی ہوگئی، آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

یہ ایسا جواب ہے کہ شیطان کے لئے گھر میں جھگڑے پیدا کروانے کا کوئی ہتھیار باقی نہیں رہے گا۔

☆علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (رسولؐ اللہ)

نسخہ نمبر ۹

مکمل خاموشی۔

جھگڑے کے وقت اس کو ختم کرنے کا اکسیری نسخہ ہے۔

حکایت میں ہے کہ ایک عورت ایک عالم کے پاس گئی اور کہا کہ مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دیجئے کہ میرا شوہر مجھ سے جھگڑا نہ کرے، میری بات مانے تو عالم نے فرمایا کہ تم تھوڑا سا پانی لے آؤ میں اُس پر دعا پڑھ دوں گا۔ چنانچہ پڑھ دیا اور فرمایا کہ جب تمہارا شوہر غصہ میں ہو تو اس میں سے ایک گھونٹ منہ میں لے کر بیٹھ جاؤ مگر خبردار پانی کو حلق سے نیچے نہ اتارنا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا، جب بھی خاوند غصہ میں ہوتا تو منہ میں گھونٹ لے کر بیٹھ جاتی، بول تو سکتی نہیں تھی، منہ کو تالا لگ گیا تھوڑے ہی دنوں میں شوہر راضی ہو گیا اور اس کا غصہ آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔ اگر جھگڑے میں ایک فریق تکرار نہ کرے اور جواب ہی نہ دے تو جھگڑا بڑھ ہی نہیں سکتا۔

اور اس کے بعد مرد کے لئے تو نرم پڑنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں۔ اُس کے معذرت کرنے کے بعد اُس کے پاس کوئی دلیل، ہتھیار ہی مواخذہ کا نہیں رہتا۔

ایک دفعہ ایک عورت ایک بزرگ کے پاس گئی اور شوہر سے روز کے جھگڑے کی شکایت کرنے لگی کہ ہم دونوں لڑتے ہی رہتے ہیں، بات بات پر شوہر غصہ کرنے لگتا ہے اور پھر مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ اس پر اُس مرد بزرگ نے کہا اس کا علاج نہایت آسان ہے پس شرط یہ ہے کہ تم شیر کی گدّی سے تین بال لے آؤ۔

اب عورت ہمت کر کے چڑیا گھر گئی اور شیر کے لئے کچھ گوشت لے گئی۔ پنجرے میں پھینکا، شیر نے کھالیا اب تھوڑا سا ڈر ختم ہوا تو روزانہ شیر کے لئے گوشت لے جاتی۔ پہلے دور سے پھینکتی پھر نزدیک سے یہاں تک کہ جب وہ کھاتا تو پنجرے میں ہاتھ ڈال کر اس کی گدّی پر پیار کرنے کی کوشش کرتی۔ جب شیر کافی مانوس ہو گیا تو گدّی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین بال زور سے کھینچ لئے اور مرد بزرگ کے پاس لے آئی اُس پر انہوں نے کہا افسوس تم شیر کو تو مانوس کر سکتی ہو اور اُس کے تین بال لا سکتی ہو لیکن اپنے شوہر کو مانوس نہیں کر سکیں۔

تو اس طرح مزاج کی رعایت کر کے شوہر کو مانوس کر لیں۔ (البتہ بال توڑ کر نہیں)۔

بس یہ ہی آپ کی ساری پریشانیوں کا علاج اور تمام گھریلو بیماریوں کی دوا ہے آپ کا شوہر شیر سے زیادہ درندہ اور آدم خور نہیں ہے۔ بس ہمت کریں اور آئندہ خیال کریں۔

نسخہ نمبر ۵

یہ مجرب نسخہ وہ کہاوت ہے "جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں"

شوہر کے آتے ہی اپنے اور بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ کا پاوڈر لگا لیجئے اور خود شوہر اور بچوں کو بھی چاہئے کہ وہ گھر میں داخل ہوں تو مسکراتے ہوئے آئیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ یہ میاں بیوی میں محبت، مودّت اور اتحاد و اتفاق کا مجرّب نسخہ ہے۔

نسخہ نمبر ۶

ہر وقت شکر کرنے کی عادت ڈال لیں ہر حال میں۔

الحمد للہِ علی کُلِ حال ------- ہر وقت الٰہی تیرا شکر ہے۔

اتنا شکر کرنے سے آپ کی زبان اور دل شکر (چینی) کی طرح میٹھی ہو جائیں گی اور آپ کا شوہر سے بھی جھگڑا نہ ہوگا۔

شوہر گھر میں کیسی بھی چیزیں لائیں اس کا دل رکھنے کیلئے بہ تکلّف ہی

کلماتِ شکر ادا کیجئے ہر چیز کو شکر کے چشمے سے لگا کر دیکھیں تو اُن کی برائیاں چُھپ جائیں گی، اچھائیاں آپ کے سامنے آئیں گی۔

حضورِ اکرمؐ نے ایک دفعہ عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں سب سے زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا 'تکفرون العشیر' یعنی شوہروں کی ناشکری کی وجہ سے۔

اگر آپ اس دنیا کو مسافر خانہ سمجھ لیں، امتحان گاہ سمجھ لیں۔ یہاں رات دن چیزیں جمع کرنے میں لگے رہنا ہر وقت مٹی گارے کے مکان کی سجاوٹ ہی میں مصروف رہنا انتہائی حماقت ہے جب ملک الموت آئے گا تو پھر ایسی عورتیں افسوس کریں گی ۔۔۔۔۔ کہ مجھے کچھ مہلت دے دو اب میں نیکی کروں گی، اب گھر کا سامان کم کروں گی۔ فضول خرچی نہیں کروں گی، آئندہ میں گناہ نہیں کروں گی، بے پردہ باہر جا کر اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گی۔

لیکن اس وقت افسوس اور پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

لہٰذا خدارا اپنے اور اپنے شوہر کے قیمتی پیسوں کو فقط اور فقط آسائشوں ہی کے حصول میں ضائع نہ کریں بلکہ ان کو جمع کر کے خدا کے اِس دین کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے خرچ کریں۔

پیسے جمع کر کے شوہر کو دیں کہ جایئے اس پیسے کو علمِ دین کی ترویج میں خرچ کیجئے، فلاں، غریب، مسکین کی مدد کیجئے۔ غریب رشتہ دار لڑکیوں کی شادی میں خرچ کروایئے۔

ان تمام کاموں میں خرچ کرنے کی برکت سے گھر میں انشاء اللہ جھگڑے مکمل طور پر ختم ہوجائیں گے۔ شکر کا یہی تو مفہوم ہے کہ خدا کی نعمتوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنا۔

شوہر جب کوئی چیز لائے اُس کا شکریہ ادا کرے جزاک اللّٰہ خیراً (خدا آپ کو جزائے خیر دے) یہ کہنے کی عادت ڈالیں۔

اور چھوٹے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں، اگر بچوں کو آپ پانی کا گلاس دیں، کوئی کھانے کی چیز دیں تو یہ کہلوایئے جزاک اللہ خیراً۔ اگر بچے سے کوئی کام لیا اور وہ کام کرلے تو کہیے جزاک اللہ خیراً۔

نسخہ نمبر ۷

زبان شیریں تو ملک گیری۔

شیریں زبانی ایک ایسا جاذب وصف اور اتنی دلکش خوبی ہے کہ خراب سے خراب عادت کے شوہر بھی اس کے تابع ہوجاتے ہیں۔ میٹھی زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ اپنے سامنے والے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شیریں زبان عورتوں کے عیب لوگ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت میں دنیا بھر کی خوبیاں ہوں لیکن اگر وہ بدزبان ہو تو اُس کی ساری خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۸

اپنے غصہ پر قابو پایئے۔

زیادہ تر جھگڑوں کی بنیاد غصہ اور غضب ہے۔

اگر چند طریقوں پر عمل کر کے غصہ پر قابو پا لیا جائے تو زندگی گویا جنت کا نمونہ ہی بن جائے۔

اگر آپ کو کبھی شوہر کی کسی بات پر زیادہ غصہ آ جائے تو سوچیے کہ اللہ کے بھی آپ پر حقوق ہیں اور آپ سے بھی اُس کے حقوق ادا کرنے میں غلطی اور کمی ہوتی رہتی ہے جب وہ آپ کو معاف کرتا رہتا ہے تو آپ کو بھی چاہیے کہ شوہر کو معاف کرتی رہیں، اس کی غلطیوں سے اس طرح درگذر کرتی رہیں جس طرح پروردگارِ عالم آپ کی غلطیوں کو درگذر کرتا ہے۔

نسخہ نمبر ۹

شوہر جب غصہ میں ہو تو جواب نہ دیں

مرد کی واقعی غلطی اور بے جا غصہ کے وقت بھی زبان درازی نہ کریں اور

اُس وقت خاموش ہو جائیں جب اُس کا غصہ اتر جائے تو اُس وقت کہیں کہ اُس وقت تو میں بولی نہیں تھی اب بتلاتی ہوں کہ آپ کی فلاں بات غلط تھی، بے جا تھی، زیادتی تھی۔ آپ نے آتے ہی ڈانٹنا شروع کر دیا آپ مجھ سے پوچھ تو لیتے تو اچھا رہتا۔

اس طرح کرنے سے بات کبھی نہ بڑھے گی اور مرد کے دل میں آپ کی سمجھداری، ہوشیاری اور نیکی کا نہ مٹنے والا سکہ بیٹھ جائے گا اور اس کی نگاہ میں آپ کی زیادہ قدر اور عزت ہوگی۔

جب شوہر غصہ میں ہو یا آپ غصہ میں ہوں تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیں۔ اور اگر ہو سکے تو فوراً پانی پی لیں۔

شوہر اور بچوں کو گھر میں داخل ہوتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، سورہ اخلاص اور درود پڑھنے کی تلقین کریں۔

تو پھر شیاطین کا داخلہ ان گھروں میں بند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اندر داخل ہی نہیں ہو پاتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گھر دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ لڑائی جھگڑوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

غصہ کا ایک اہم علاج۔ وضو بھی ہے۔ اگر انسان غصہ کی حالت میں کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو لیٹ جائے، پانی پی لے یا وضو کر لے تو غصہ فوراً ہی ختم یا انتہائی کم ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱۰

راز نہ کھولیں

بیوی شوہر کے سامنے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کے راز نہ کھولے۔ کیونکہ ہونٹوں سے نکلی کوٹھوں چڑھی۔ بس ایک دفعہ بات منہ سے نکلنے کی دیر ہے دیکھئے کہ پھر وہ کہاں سے کہاں پہنچتی ہے۔ آپ اپنے گھر کی باتیں اور راز کھول کر اس حربے کو سکھا رہی ہیں جس سے ہوسکتا ہے کہ کبھی وہ آپ کی تذلیل کردے یاد رکھیئے جو راز آپ کے بتیس دانتوں کے حصار میں چھپ نہیں سکا اب شوہر کے پاس پہنچ کر کیسے محفوظ رہے گا؟ وہ ہوسکتا ہے کہ اپنی بہنوں اور ماں کو بتلائے اور پھر شوہر کی ماں اپنی بیٹی کی ساس کو بتائے۔ یاد رکھیئے راز دو لوگوں میں اس وقت راز رہ سکتا ہے جب کہ دوسرا فریق مر چکا ہو۔ لہٰذا کسی کی ذات کے متعلق شوہر سے باتیں نہ کریں۔ آپ کسی مرد کے اس قول کو غلط ثابت کردیں کہ 'عورت اپنی عمر کے علاوہ کسی بھی چیز کو راز نہیں رکھ سکتی'۔

اس طرح راز کی باتیں راز میں رکھنے سے آپ آنے والے کئی جھگڑوں کے مواقع کی راہ پہلے ہی بند کردیں گی۔

نسخہ نمبر ۱۱

ہر حال میں شوہر کا ساتھ دے

نیک بیوی کو چاہیے کہ خوشی کے حالات ہوں یا پریشانی کے حالات گھر میں امیری ہو غریبی۔ ہر حال میں شوہر کا ساتھ دے۔ ایسا نہ ہو کہ ''میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھوتھو' جب پیسہ تھا تو خوب محبت اور عزت جب پیسہ نہ رہا تو طعنہ زنی شروع۔ اگر شوہر پریشان ہو ملازمت چھوٹ گئی، کاروبار ٹھپ ہو گیا، لوگ پیسہ کھا گئے تو پرانے حالات کے مطابق وہی فرمائشیں اور آسائشیں ورنہ جھگڑے۔ گویا بیوی 'زوجہ المال' تھی مال کی بیوی تھی، اُسی سے نکاح ہوا تھا اِس شوہر سے نکاح نہیں ہوا تھا۔

ایسے مواقع پر اس کے غم کا پسینہ پونچھے تسلی دے کہ آپ فکر نہ کریں جس پروردگار نے واپس لیا ہے وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے۔ اُس کے واپس لینے میں بھی خیر ہوگی۔ آپ نمازوں کی پابندی کریں حضورؐ پر بھی جب کوئی وقت آتا تو وہ نمازوں کی طرف زیادہ مائل ہو جاتے تھے۔ آپ چلتے پھرتے یاغنی یا مُغنی پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ ہم قناعت کی زندگی بسر کرلیں گے جلد ہی آپ کا کام صحیح ہو جائے گا۔

آپ بتائیے جب شوہر یہ باتیں سنے گا تو کتنی ہمت اس میں پیدا ہوگی، ان پریشانیوں میں اُس کو ایک نئی راہ دکھائی دے گی اس کا غم، خوشی میں بدل جائے گا۔ ورنہ اس کے برخلاف معاشی خرابیاں آجانے سے گھروں میں لڑائی جھگڑے کتنے زیادہ ہونے لگتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱۲

نامحرموں سے اجتناب

ہر مومنہ کو چاہئے کہ نامحرم مرد چاہے کوئی بھی ہو اُس سے مذاق کرنے، کھلم کھلا بغیر پردہ باتیں کرنا، اُن کو گھروں میں بٹھانا، خصوصاً جس وقت شوہر گھر پر نہ ہو، نامحرم پڑوسیوں کو اپنے گھروں میں آنے دینا، پڑوسن کے شوہر یا اُن کے جوان بیٹوں سے بے تکلّفی یا بغیر پردہ کے باتیں کرنا، شوہر کے دوستوں سے بلاضرورت ملاقات کرنا، اِن اُمور سے ایسے بچیں جیسے شیر یا سانپ سے بچا جاتا ہے۔

محترم خواتین!۔۔۔ جو ایک کی بندی نہیں بنتی اس کو ہزاروں کی باندی اور نوکرانی بننا پڑتا ہے، جو عورتیں بالکل بے پردہ یا غیر شرعی طرز سے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور خدا کے حکم کو نہیں مانتیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ آزاد ہیں۔

یاد رکھیئے! جو ایک خدا کی غلامی میں نہیں آتا اس کو ہزاروں کی غلامی اختیار کرنا پڑتی ہے جو ایک کی غلامی اختیار کر لے اس کو ہزاروں کی غلامی سے نجات مل جاتی ہے۔

آپ کسی بے پردہ خاتون سے پوچھئے کہ آپ پردہ کیوں نہیں کرتیں؟ کیا چیز مانع ہے۔؟

وہ کہے گی معاشرے کی وجہ سے، رشتہ داروں کی وجہ سے، خاندان میں رواج نہ ہونے کی وجہ سے۔ معلوم ہوا کہ وہ خدا کی غلامی چھوڑ کر معاشرے کی غلام ہے۔

نہیں جھکتا ہے جو سر اللہ کے احکام کے آگے
اسے جھکنا پڑے گا ناتواں اصنام کے آگے

بہر حال دنیا کی زندگی میں کوئی بھی بے قید نہیں۔ کوئی اللہ کی قید میں ہے کوئی شیطان کی قید میں ہے، کوئی نفس کی قید میں تو کوئی معاشرے کی قید میں ہے اور قید سے کوئی خالی نہیں۔ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے، کہ آپ کو کون سی قید مطلوب ہے؟

☆ اللہ جب کسی بندے کو توفیقِ کرامت فرماتا ہے تو وہ شخص علمِ دین حاصل کرتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

نسخہ نمبر ۱۳

جب تک ناراض شوہر کو راضی نہ کرلیں آرام سے نہ بیٹھیں

جب تک ناراض شوہر کو راضی نہ کرلیں آرام سے نہ بیٹھیں۔

کیونکہ پیغمبرِ اسلام فرماتے ہیں کہ:

''کیا میں تمھاری ان بہترین عورتوں کی نشاندہی نہ کروں جن کا بہشت انتظار کر رہی ہے۔ اُن میں سے ایک عورت وہ ہے کہ جب کبھی اُس سے شوہر کو کوئی تکلیف پہنچے یا وہ اُس سے ناراض ہو تو وہ اُس سے معافی طلب کرنے کے لئے اُس کے پاس آئے اُس کا ہاتھ تھامے اور کہے۔ خدا کی قسم! جب تک آپ مجھ سے راضی یا خوش نہ ہوں گے۔ میری آنکھیں نیند سے دور رہیں گی۔''

اگر میاں بیوی میں کسی بات پر ناراضگی، غمی اور ناچاقی یا گرما گرمی ہو جائے تو نیک بیوی کو چاہئے، کہ وہ معافی مانگنے میں پہل کرلے۔ اُس کے نیک ہونے کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ ناراض شوہر کو راضی نہ کر

لے تب تک چین سے نہ بیٹھے۔

...... کیونکہ دو دلوں میں اَن بَن، خدا کی رحمت کو دور کر دیتی ہے۔

...... مصیبتوں اور بلاؤں کو لاتی ہے۔

ایسی ایسی طرف سے پریشانیاں آتی ہیں کہ اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اس لئے کسی مومن کو بھی اور یقیناً شوہر اور بیوی کو بھی کبھی دل میں میل نہیں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے قرآن میں یہ دعا تعلیم کی گئی ہے۔

"ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنو ربّنا انکَ رؤف الرحیم ." (پارہ ۲۸ سورہ حشر، جزو آیت نمبر ۱۰)

"ترجمہ: ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق ورحیم ہیں۔"

اس لئے کہ ان دو میں رنجشیں، صرف دو میں نہیں بلکہ سَو میں رنجشیں ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔ اِن دو کی لڑائی سو کی لڑائی بن سکتی ہے۔ دونوں خاندانوں میں لڑائی ٹھن سکتی ہے، پورے خاندان کا شیرازہ بکھر سکتا ہے، نئی نسل (اولاد) تباہی کے کنارے پہنچ سکتی ہے۔

☆ واجبات بجالانے کے بعد سب سے اچھا عمل لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کرانے کے سوا کچھ نہیں۔ (رسُول اللہ ﷺ)

نسخہ نمبر ۱۴

شوہر اور اولاد کو بھی دیندار بنادیں۔

...... اوقاتِ مقررہ میں انہیں نماز و روزہ یاد دلاتی رہیں۔

...... ذکر و تلاوتِ قرآنی کی روزانہ ترغیب دیتی رہیں۔

اگر شوہر نے قرآن صحیح طرح نہیں پڑھا تو اُس کو صحیح پڑھنے کی ترغیب بمعہ ترجمہ دیتی رہیں۔ بہت ہی حکیمانہ اور پیارے انداز سے آہستہ آہستہ ترتیب کے ساتھ وقت اور موقع کو دیکھتے ہوئے دین سے نزدیک لانے کے لئے کام کرتی رہیں یہ آپ کا شوہر اور اپنے بچوں پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

زیادہ تر بیویاں دینی حقوق سے ایک کوتاہی یہ کرتی ہیں کہ مرد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوششیں نہیں کرتیں، یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں کہ مرد ہمارے لئے کمائی کرنے میں حرام میں مبتلا ہے اور کمانے میں رشوت، جھوٹ، قرض کی عدم ادائیگی اور وعدہ خلافی وغیرہ سے بھی احتراز نہیں کرتا اگر ایسا ہے تو آپ اسے سمجھائیں کہ تم حرام و مشکوک آمدنی مت لایا کرو، ہم حلال کی چٹنی روٹی ہی پر گزارا کرلیں گے۔ اِسی طرح اگر مرد نماز نہ پڑھتا ہو، روزہ نہ رکھتا ہو تو اُس کو بالکل نصیحت نہیں کرتیں حالانکہ اپنی غرض اور اپنے فائدہ کے

لئے آپ اُن سے سب کچھ کروالیتی ہیں۔

صبح سے رات مردوں کا مستقل کمانے کے لئے نکلے رہنا بھی مناسب نہیں بلکہ شوہر اور اولاد کو سمجھائیں کہ ہم صرف کھانے کمانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے، کچھ وقت دین خدا کو بھی دو، اِس کے لئے بھی کچھ وقت نکالو، مسجدوں میں جاؤ، علماء کے دروس میں شرکت کرو، تبلیغات کے سلسلے میں کام کرنے والی تنظیموں اور اداروں سے بھی تعاون کرو۔

اور خود آپ بھی نمازوں اور تلاوت اور تسبیحات کے لئے وقت نکالیں اور یہ نہ سمجھیں کہ آپ کا کام فقط کھانا پکانا، اور گھر کی صفائی ہے۔

انشاء اللہ آپ کی اس طرح کی فکر، دعاؤں اور اقدامات سے آپ خود آپ کا شوہر اور آپ کی اولاد نیک ہو جائے گی اور جہاں نیکیاں ہوں وہاں لڑائی جھگڑے اور فساد کی جگہ ہی کہاں ہوگی؟

کیونکہ اگر آپ نیکوکار نہ بنیں اولاد و شوہر کا دین کے سلسلے میں خیال نہ کیا، بقدرِ ضرورت علمِ دین حاصل نہ کیا تو یاد رکھیئے۔

...... ایسی جاہل ماؤں کی گود میں ایسے پھول نہیں کھلا کرتے۔

...... فضول خرچ ٹہنیوں پر ایسے قیمتی پرندے نہیں بیٹھا کرتے۔

...... ایسے نافرمان اور خودغرض گلدستوں پر امام خمینیؒ جیسے گلاب نہیں کھلا کرتے۔

...... دوسروں کے حقوق سے لا پرواہی کرنے والیوں کے ہاتھوں میں آقائے باقر الصدرؒ جیسے نہیں سویا کرتے۔

...... خدا کی نعمتوں کے ناقدرداں ٹیلوں اور چوٹیوں پر آمنہ بنت الھدیٰ جیسی ہستیوں کا رنگ نہیں بھرا جا سکتا۔

...... ایسی اداس شاہراہوں اور بنجر علاقوں میں شہیدِ اوّلؒ اور شہیدِ ثانیؒ جیسی شخصیات نہیں آیا کرتیں۔

...... نمازوں کو چھوڑنے اور بے پردہ پھرنے والیوں اور اپنے جسم کے اعضاء کی نمائش کرنے والیوں کے سینے سے حافظ محمد طباطبائی اور صادق وزیری جیسے دودھ نہیں پیا کرتے۔

...... جو عالم کے انسانوں کو لچکنے اور بل کھانے کے انداز سکھاتیں اُن کی آغوش ایسی ذات گرامی کے وطن نہیں بنا کرتے جن کا ذرّہ ذرّہ عظمت اور تقدس کا حامل ہوتا ہے۔ جن کے ہاتھوں زمانہ نئی انگڑائی لیتا ہے۔

چھینی ہوائے غرب نے فیشن کے نام پر
سیدانیوں کے سر سے ردا یا علیؑ مدد

...... جو شیعیت کی زندگی کے ہر شعبہ میں دوبارہ دین کی تازگی و شادابی کی بہار لانے کا سبب بنتے ہیں، عالمِ اسلام کی پیشانی پر تبسّم کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

...... عالمِ اسلام کی عورتیں اپنے نونہالوں کے نام اُن کے نام پر رکھنے سے فخر محسوس کرتی ہیں۔ حوّا کی بیٹیاں بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتی ہیں الٰہی مجھے لختِ جگر اور نورِ نظر ملے تو اُس کا نام مرتضیٰ (مطہری) رکھوں گی صادق (وزیری)

رکھوں گی، زینب وکلثوم رکھوں گی۔

محترم مومنہ! حوّا کی بیٹی، ہر نئے نونہال کی آغوش۔ آپ کی شاخ پر بھی ہم کسی ایسے ہی پھول کے منتظر ہیں۔ آپ کی ہستی پر ہم کسی ایسی ہی چہچہاتی ہوئی مینا کے منتظر ہیں۔ جس باغ کو رسولؐ و آئمہؑ اور اُن کی اولادوں نے اپنے خون سے سیراب کیا تھا آج اُس باغ کے پھول مرجھانے کو ہیں، اُس کی گھاس کو کوئی خون تو کیا اپنے پسینے سے بھی سیراب کرنے والا نہیں۔

ہے آپ میں سے کوئی جو اس باغ کو سیراب کرے؟

☆ جب کوئی بندہ علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو خدائے بزرگ و برتر عرش سے ندا فرماتا ہے کہ مرحبا! اے میرے بندے کیا تجھے معلوم ہے کہ تو کس بلندی کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو نے کس منزلت کا ارادہ کیا ہے کیا تو مقرب فرشتوں کا طلبگار ہے کہ تو ان کا ہمسر بن جائے۔ ہاں میں تجھے تیری مراد تک پہنچا دوں گا۔ (رسولؐ اللہ)

☆ حضرت علی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ نیکی کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نیکی یہ نہیں ہے کہ تیرا مال کثیر ہو اور اولاد زیادہ ہو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تو اپنے علم میں اضافہ کرے اور تیرا حلم (بردباری) عظیم ہو۔

شوہر کے عمل کے لیے چودہ مجرب نسخے

نسخہ نمبر ۱

یہ بات طے کرلیں کہ بیوی، ماں اور بہنوں کی ایک دوسرے کے خلاف بات نہیں سنیں گے۔

بیوی سے سنی ہوئی بات سے والدہ یا چھوٹے بھائی بہنوں کو کچھ نہ کہیے اور والدہ اور بہنوں کی شکایت سن کر بلا تحقیق بیوی کو کچھ نہ کہیے۔

خدارا بیوی سے سنی ہوئی باتوں کی وجہ سے اپنی والدہ کو کبھی کچھ نہ کہیے گا والدہ کی آہ نکلنے سے دنیا و آخرت دونوں برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ والدہ کی واقعی غلطی سامنے آ بھی جائے تو پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں یا بڑی بہن کے ذریعے والدہ کو سمجھائیں۔ بیوی کے ذریعے والدہ کو تحفے دلوائیں۔ حدیث میں بھی ہے کہ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا (ہدیہ لیا دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی)۔

آپ کے سامنے بیوی کی کتنی بڑی غلطی بھی بیان کی جائے یا والدہ، بہنیں یا بھابیاں آپ کی شکایت لگائیں تو اُس وقت قصداً کوئی عملی قدم نہ

اٹھائیں اُس وقت بیوی کو کچھ نہ کہیں، کم از کم اتنا صبر کرلیں کہ جس میں دو نمازوں کا وقت گذر جائے یعنی اگر کوئی بات ظہرین کے وقت سننے میں آتی ہے تو مغربین کے بعد سمجھائیں اور اگر مغرب کے وقت سننے میں آتی ہے تو فجر کے بعد سمجھائیں۔

اس تدبیر پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں بہت زیادہ نمایاں تبدیلی رونما ہوگی۔ آپ کی بات کی قدر بھی ہوگی اور آپ کی بردباری اور عقلمندی کا سکّہ جمے گا اور بیوی آپ کی بات پر عمل بھی کرے گی۔

اگر سمجھانا بھی ہو تو کوشش کریں کہ براہ راست نہ سمجھائیں ہرگز فوراً جا کر بیوی سے یہ نہ کہیں کہ تم نے یہ کیوں کہا؟ بہن یہ کہہ رہی تھیں۔ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا؟ وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ یاد رکھیئے کہ رسولؐ اسلام کے سمجھانے کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عیب کسی شخص میں دیکھتے تو اس کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کہ (مابال النّاس) ''لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔''

تو ہمیں بھی سیرت رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے عمومی بات کہنا چاہئے مثلاً کہیں، دیکھو بہت سی عورتوں کو یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ اِدھر کی بات اُدھر لگاتی ہیں یہ بہت نامناسب بات ہے مجھے ایسا کرنے والیوں سے بہت چڑ ہوتی ہے لہٰذا تم اس سے ذرا بچنا۔

ارے بھئی کوئی اپنے گھر کی بات دوسروں کو بتاتا ہے۔ یہ تو حد درجہ حماقت ہے تم کبھی ایسا نہ کرنا --- بلکہ مجھے تو تم پر پورا اعتماد ہے کہ تم تو کبھی

ایسا نہ کرتی ہوگی ---- وغیرہ وغیرہ۔

ایک اہم بات اور یہ ہے کہ کبھی دوسروں کے سامنے بیوی، ماں یا بہنوں کو نہ سمجھائیں نہ دوسروں کے سامنے اُن کی توہین کریں۔ اور اکیلے سمجھاتے ہوئے بھی اُس کو دوسری عورتوں کی مثالیں دے کر سمجھائیں۔ کہ دیکھو فلاں بھابی --- سب سے مل جُل کر رہتی ہے، میری بہن کو دیکھا بچوں کی کیسی اچھی تربیت کر رہی ہے اور تم؟ ---

--- اس طرح کہنے سے اصلاح نہیں ہوا کرتی۔ اصلاح کے لئے محبت، اپنائیت، نصیحت، برداشت اور ہمدردی اور نرم کلامی ہونی چاہیے، تلخ کلامی اور سخت بیانی سے وقت اصلاح اتنا ہی دور ہونا چاہیے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے۔

نسخہ نمبر ۲

بیوی کے سلسلے میں اپنے معیار کو نیچے لائیے۔

آپ کی اکثر یہ سوچ ہوتی ہے کہ بیوی میرے معیار پر پوری نہیں اُتری۔ تو قصور اُس غریب کا نہیں بلکہ جناب عالی کے بلند معیار کا ہے اور اس کا علاج فقط یہ ہے کہ آپ اپنے کو ذرا نیچے کیجئے۔

آپ جب گھر آتے ہیں تو آپ خیال کرتے ہیں کہ اُس نے آپ کا پُر جوش استقبال نہیں کیا۔ کیا آپ کو احساس ہے کہ وہ بیچاری گھر گرہستی کے کاموں میں کتنا مصروف رہی؟

ذرا ایک دن گھر کا مکمل چارج سنبھال کر دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ آپ کے تمام کام مشین کی طرح انجام دیتی ہے۔

آپ کھانا پکانے کے لئے ایک خانساماں رکھیئے، گھر کی صفائی کے لئے ایک ملازم، کپڑے دھونے کے لئے ایک لانڈری، اور بچوں کی نگہداشت کے لئے ایک ملازمہ اور گھر کی نگرانی کے لئے ایک چوکیدار۔۔۔۔مقرر کیجئے۔

ان تمام ملازمین کی فوج کے باوجود گھر کا نظم ونسق ایسا نہیں چلے گا جیسا کہ یہ مشین چلا رہی ہے لیکن آپ کے ذہنی معیار میں اُس کی اِن خدمات کی کوئی قیمت نہیں۔

سالہا سال گزرنے کے باوجود آپ نے اپنے خود ساختہ معیار کی بلندیوں سے نیچے اُتر کر اپنی بیوی کے پوشیدہ کمالات کو جن کو خدا نے حیا کی چادر سے ڈھانک رکھا ہے، کبھی جھانکا ہی نہیں۔

آپ کبھی اپنے عرش سے نیچے اترتے تو اس فرشی مخلوق کو سمجھتے۔

☆ علم کے ذریعے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

نسخہ نمبر ۳

اخلاق میں بہترین اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین بن جائیں

پیغمبرؐ اسلام فرماتے ہیں کہ ''مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین ہو۔''

نیکی اور بزرگی کا معیار یہ نہیں ہے کہ دفتروں میں، دوستوں کے مجمع میں، مجالس میں، مدرسوں اور مساجد میں کون کیسا نظر آتا ہے بلکہ یہ کہ بیوی اور گھر والوں کے ساتھ نرم برتاؤ کس کا ہے، گھر کے اندر صبر و تحمل کا ثبوت کون دیتا ہے۔

جلوت میں نہیں خلوت میں کون کیسا ہے؟

یہ مسکرانا، ہنسنا، بولنا اس کی کوتاہیوں پر صبر کرنا، اس کی غلطیوں کو معاف کرنا، غصہ برداشت کرنا، اس کی تکالیف و راحت کی باتیں سننا، دلجوئی کی باتوں سے اس کے دل کو خوش رکھنا، اس کو شرعی حجاب کے ساتھ پاکیزہ تفریح کے لئے لے جانا، اس کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کر اس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کرے۔ یہ تمام باتیں بھی عبادت میں شامل ہیں۔

بیوی کو تھوڑا بہت تو روٹھنے کا حق ہے آخر وہ آپ کے سوا کس پر ناز کرے؟ غور کیجئے جب یہ بچی تھی تو اس کا منہ بسورا دیکھ کر ماں باپ سو کام چھوڑ کر اس کو اٹھاتے تھے جب یہ بڑی ہو گئی اور کبھی اس کی طبیعت بجھی بجھی لگی تو قریبی سہیلیاں اس کے دل کا راز جان کر اِس کو تسلی دیتی تھیں۔

اب --- یہ آپ کے پاس ان سب رشتے ناتوں سے دور ہو کر آئی ہے اگر وہ کوئی بات منوائے، یا اپنی طرف آپ کو متوجہ کرنے یا صرف اپنے وجود کی آپ کے قلب و نظر میں مزید اہمیت اجاگر کرنے کے لئے روٹھتی ہے تو آپ اس کا ہرگز بُرا نہ مانیں۔

آخر وہ کس کے سامنے یہ چھوٹا موٹا ناز نخرہ کرے؟ گھر والوں کو تو دور چھوڑ آئی ہے --- گال تھپتھپانے والا باپ

بال سنوارنے والی ماں

مہندی لگانے والی ہمجولیاں تو اب بہت دور ہیں تو اب وہ کس سے اپنی قیمت پوچھوائے؟ کس کے سامنے منہ بسورے کہ کوئی اس کو منائے؟ ---

اے شوہر محترم! اب آپ ہی اُس کا سب کچھ ہیں۔ آپ کامیاب ترین شوہر ہوں گے اگر آپ نے اپنی بیوی کے مزاج کو سمجھ لیا اور اُس کے مزاج کے مطابق اُس کو چلانا آگیا۔

نسخہ نمبر ۴

﴿"گوندیں تو گُڑ جیسی بات تو کریں۔"﴾

آپ اس آسان نسخہ کا تجربہ تو کر کے دیکھئے انشاء اللہ آپ کی تمام خانگی پریشانیاں کافور ہو جائیں گی۔ بیوی آپ سے دلی محبت کرنے لگے گی بچے بھی آپ کے لہجے اور میٹھی زبان سے متاثر ہو کر باہر بھی یہ ہی زبان استعمال کریں گے، کتنا ہی اہم معاملہ ہو کوشش کریں کہ آپ کا نرم لہجہ چھوٹنے نہ پائے۔

بڑی سے بڑی تادیبی کاروائی بعض اوقات اتنی مفید ثابت نہیں ہوتی جتنی خوشگوار اور نرم لہجے میں سمجھا دینے سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

آج ہی سے آپ اپنا لہجہ نرم بنا لیجیے، اپنی زبان میٹھی بنا لیجیے۔ وقتاً فوقتاً دوستوں، اٹھنے بیٹھنے والوں اور بیوی و گھر والوں کو کہہ دیجئے کہ اگر میرا لہجہ سخت یا زبان دلخراش ہو تو مجھے بعد میں بتا دینا پھر اُن کے بتانے کے بعد اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیئے۔

اپنے گھر کے ایک فرد، مسلم معاشرے کے ایک رکن اور خاندان اہلِ بیتؑ سے تمسک کے دعویٰ کرنے والوں پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور اپنے ساتھیوں کے لئے اپنا لہجہ نہایت ہی پرسکون اور پرمسرّت رکھیں۔

کوّا کس کی دولت چھینتا ہے؟

کوئل کسی کو کیا دیتی ہے؟

صرف شیریں کلامی کے باعث سب کا دل موہ لیتی ہے۔

نسخہ نمبر ۵

بیوی کے کاموں کی اکثر تعریف کیجیے۔

سچ پوچھئے تو کام کی زیادتی سے بیوی اتنا نہیں تھکتی جتنا حوصلہ شکنی سے تھکتی ہے۔اس کا سارا جوش و ولولہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اس کی زندگی بے مصرف، بے جان کولھو کی بیل کی طرح ہو کر رہ جاتی ہے۔

جس کے دل میں ہی احساس ہو کہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے یہ اُس کی شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔تو وہ اُس کے کھانے پکانے اور گھرداری کی تعریف کرے گا، اُس کی ہمت بندھوائے گا اور اُس کا حوصلہ بڑھائے گا۔

لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نوکرانی یا خادمہ سمجھتا ہو اُس کو تو یہ کام ضرور انجام دینا ہیں، کھانا پکانا اس کا فرض ہے، اگر اچھا کھانا پکا رہی ہے تو اُس پر اُس کی

تعریف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسا شخص اس کی کبھی تعریف نہ کرے گا، اچھا کھانا پکانے پر اور کسی معمولی کوتاہی پر، نمک کی زیادتی یا چینی کی کمی پر گھر میں طوفانِ بدتمیزی برپا کرے گا اور لمبا چوڑا جھگڑا شروع کردے گا۔

یاد رکھیئے! یہ انسانی طبیعت ہے کہ اس کی اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور حوصلہ افزائی کی خواہش جب ہی زیادہ ابھرتی ہے جب کہ اُس کی اعلانیہ حوصلہ شکنی کی جا رہی ہو خصوصاً دیورانی، جیٹھانی اور نندیں وغیرہ مسلسل اُس کے کام میں رخنہ ڈال رہی ہوں اور ذرا ذرا سی بات پر اُس کی پکڑ کی جاتی ہو۔

یہ ایک ظلم کے مترادف ہے، جس کام کی ستائش نہیں کی جاتی اور اُس کو شاباش نہیں کہا جاتا یا ایک لفظ شکریہ کا ادا نہیں کیا جاتا اُس کی دل شکنی کی جاتی ہے، وہ اکثر ہمت چھوڑ بیٹھتی ہے اور اُس کی صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں۔

آج ہی سے اپنا معمول بنا لیجئے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی مثلاً چائے بنانے پر، پانی کا گلاس دینے پر، دل و زبان سے اُس کا شکریہ ادا کریں۔ پھر دیکھئے کہ بیوی کیسے آپ کی قدرداں بنتی ہے اور گھر میں ہی جنت کا نمونہ بن جائے گا۔

☆ علم کے ذریعے اللہ کی مغفرت حاصل کی جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

نسخہ نمبر ۶

بیوی کو دوست سمجھیں نوکر نہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی کارآمد دوست نہیں۔ آپ غور کریں کہ آپ اپنے دوستوں پر ویسا رعب جما سکتے ہیں جیسا نوکروں پر جمایا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا کر کے تو دیکھیں، سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکروں جیسا برتاؤ کوئی عقلمند انسان نہیں کر سکتا۔

پھر حیرت کی بات ہے کہ ایسا برتاؤ آپ اپنی بیوی کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ تجربہ ہے کہ افلاس و محبت میں سب دوست واحباب الگ ہو جاتے ہیں، رشتہ دار بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں مگر بیوی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے۔

اسی طرح بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے، کسی دوست سے تو کیا پہنچتی بعض اوقات اولاد سے بھی نہیں پہنچتی۔ لہٰذا ایسا رعب جمانا درست نہیں اگر آپ اپنی بیوی سے دوستوں جیسا سلوک روا رکھیں گے تو کچھ ہی عرصہ میں آپ کو گھر میں ایک نمایاں خوشگوار تبدیلی کا احساس ہوگا۔

نسخہ نمبر ۷

بیوی کی خدمات کا احساس کریں۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ اگر عورت خود بھی بیمار پڑی ہو، اٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو اور ایسی حالت میں شوہر بھی بیمار پڑ جائے تو عورت اپنی بیماری بھول جاتی ہے۔ اب اپنا آرام ۔۔۔، اپنی راحت، اپنی بیماری چھوڑ کر شوہر کی تیمارداری میں مشغول ہو جاتی ہے۔

یہ تو عام بات ہے کہ عورتیں خود کھانا سب سے آخر میں کھاتی ہیں۔ پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور اگر اس وقت اچانک کوئی مہمان آجائے تو اپنا کھانا بھی مہمان کے لئے بھیج دیں گی۔ اگر شوہر آدھی رات کو سفر سے واپس آجائے تو یہ وفا شعار عورت اپنا آرام اور اپنی نیند قربان کر کے، اُس کی خدمت میں لگ جائے گی۔

اے شوہر محترم! بیوی تو آپ پر اپنا سب کچھ قربان کر دے اور آپ اُس سے بے نیاز رہیں۔ اُس نے تھوڑی سی زبان چلا دی اور آپ بدلہ لینے پر اُتر آئے اور اُس کی دلداری چھوڑ دی۔ آپ کے لئے یہ طریقہ کسی بھی طرح مناسب نہیں بلکہ اُس کی ہر وقت خدمات کے صلے میں آپ کو بیوی کی نامناسب باتوں کو برداشت کرنا ہوگا۔

نسخہ نمبر ۸

اگر بیوی کی یہ کوتاہیاں آپ کی بہن یا بیٹی میں ہوتیں ۔۔۔ تو؟

اُن کی شکایتیں اُن کے سسرال سے آتیں تو جو عذر اُن کے لئے یا جو آپ اُن کی صفائی میں کہتے وہ بیوی کے لئے کیوں نہیں سوچتے صرف اس لئے کہ وہ آپ کی بیوی ہے؟ اور کسی دوسرے کی بیٹی یا بہن ہے؟

اُس کی کوتاہیوں کے لئے بھی تو آپ کو عذر پیش کرنے چاہئیں کہ ابھی نئی نئی آئی ہے اتنی جلدی سسرال کے رنگ میں کیسے رنگ جائے، بھول چوک ہو ہی جاتی ہے، برداشت کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

بہن اور بیٹی کو بھی چھوڑیں۔ ذرا سوچیں کہ آپ جو دنیا کی ساری خوبیاں اپنی بیوی میں دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کا کردار ساری کوتاہیوں سے مبرّا دیکھنا چاہتے ہیں۔ سوچیں کہ جس نے آپ کو اپنی بیٹی دی ہے۔ اگر وہ بھی اور دنیا میں بسنے والے تمام باپ اپنے داماد کے لئے کوئی ایسا معیار ذہن میں مقرر کر لیتے ہیں کہ:

لڑکا ۔۔۔۔۔۔۔۔ سیّد ہو۔

تقویٰ ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں مقدس اردبیلیؒ جیسا ہو۔

دنیاوی تعلیم ۔۔۔۔۔ کم از کم ڈاکٹر عبدالقدیر جتنی ہو۔

اخلاق ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ملا محسن فیض کاشانیؒ کی طرح ہو۔

علم دین ۔۔۔۔۔۔۔ کے اعتبار سے علامہ حلیؒ جتنا علم رکھتا ہو۔

دین و دنیا ۔۔۔۔۔۔ کے اعتبار سے بوعلی سینا جیسا ہو۔

تو فرمایئے آپ محترم کس کے داماد بن سکتے تھے؟ اگر لوگ اپنے بلند معیارات پر آپ کو پرکھنے لگیں اور جب آپ اُس معیار پر پورا نہ اُتریں تو وہ بات بات پر نکتہ چینی کر کے آپ کا جینا دوبھر کر دیں تو آپ اُن لوگوں کے متعلق کیا کہیں گے؟ ۔۔۔۔۔ اس کا فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

شوہر محترم!

یہی کچھ آپ کی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اس کے ہر عمل کو تنقیدی چشمہ لگا کر دیکھا جاتا ہے اور اچھائی میں کیڑے نکالے جاتے ہیں۔ اگر اُس سے کوئی معمولی غلطی بھی سرزد ہو جائے تو گھر میں عدالت کا سا سماں ہوتا ہے۔ ساس و سسر قاضی بن کر بیٹھ جاتے ہیں، بھاوج اور بڑی نندیں وکیل بنتی ہیں اور گھر کی ماسی اور چھوٹی نندیں گواہ بن جاتی ہیں اور پھر اُس کی معمولی غلطی کو ناقابل معافی جرم قرار دے کر سینکڑوں طعنے اور دل چھلنی کرنے والے جملے سزا کے طور پر کہے جاتے ہیں اور اس پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ اُس کے ساتھ اُس معصوم کے ماں باپ، بہن بھائی اس کے پورے خاندان کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اب یہی تمام باتیں آپ کی بہن یا بیٹی کے ساتھ ہوتیں تو آپ ان شکوہ شکایات کرنے والوں کے متعلق کیا رائے قائم کرتے؟

نسخہ نمبر ۹

اپنے غصہ کو برداشت کرنا سیکھیے۔

آج ہی سے فیصلہ کر لیں کہ میں دفتر، دکان، ملازمت و کاروبار اور باہر والی زندگی کے مسئلے گھر سے باہر ہی چھوڑ کر آؤں گا۔ اگر کبھی کسی بات پر غصہ آ بھی جائے تو فوراً خاموش ہو جائیں۔

رسول اسلام فرماتے ہیں:

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے تو وہ فوراً خاموش ہو جائے۔"

یا وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں اور تنہائی میں آ جائیں۔

غصہ قابو کرنے کا ایک عجیب علاج یہ بھی ہے کہ ایک کاغذ پر ایک عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگا دی جائے جہاں بار بار اس پر نگاہ پڑتی ہو۔

"اللہ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی تجھ کو اپنے بیوی، بچوں اور ماتحتوں پر قدرت ہے۔"

کیونکہ آدمی کو غصہ اسی پر آتا ہے جس کو اپنے سے کمزور پاتا ہے اگر دوسرا طاقتور ہو تو غصہ نہیں آتا لہٰذا جب بار بار اس تحریر پر نگاہ پڑے گی تو دل و دماغ میں اللہ کی بڑائی کا استحضار ہوگا تو غصہ کہاں آئے گا؟

یاد رکھیئے کہ اگر میاں بیوی اور گھر والوں کی یہ تُو تُو، مَیں مَیں اور بگ بگ ختم ہو جائے تو یہ گھر کے معصوم بچوں پر بہت بڑا رحم ہوگا۔ ورنہ جھگڑوں کے ماحول میں گُھٹ گھٹ کر پلنے والے بچے سہمے سہمے رہتے ہیں، خود اعتمادی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جس معصوم کے ذہن پر ہر وقت باپ کا طمانچہ۔۔۔۔۔۔

ماں کے بہتے ہوئے آنسو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا تصور رہتا ہو

جس کے کانوں میں دادی اور پھوپھی کی جھڑکی۔۔۔۔۔۔۔

باورچی خانے میں روتی ہوئی ماں کی سسکیاں۔۔۔گونجتی رہیں

تو اُس بچہ کی خداداد صلاحیتیں اور قابلیت جن سے وہ نجانے دین و دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ کیا کیا کام کر جائے۔ ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ علم کا طلب کرنا ہر مُسلمان پر فرض ہے۔ آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ طالبِ علم کو دوست رکھتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱۰

اپنا مقام پہچانئے، زن مرید نہ بنئے۔

یہ جو آپ سے بیوی سے نرم رویہ اختیار کرنے، اُس کی دلجوئی کرنے اور نامناسب بات کو تحمل سے برداشت کرنے کی استدعا کی گئی ہے اُس سے یہ نہ سمجھئے گا کہ بیوی آپ پر حاکم ہے، آپ محکوم ہیں، وہ آپ کو ڈانٹ سکتی ہے اور جھڑک سکتی ہے آپ کچھ نہیں کہہ سکتے اور آپ اُس کے غلام ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ لہٰذا خدارا زن مرید نہ بنئے گا۔ آپ کا ایک مردانگی والا مقام ہے گھر کے سربراہ والی ایک ذمہ داری ہے۔

آپ کے ڈھیلے پن سے گھر کا نظام اندھیر نگری چوپٹ راج والا ہو سکتا ہے۔ بچے کہیں کے کہیں نکل سکتے ہیں۔

بیٹیاں آپ کے ہر وقت جی حضوری کے رویہ کو دیکھ کر اپنے شوہروں سے بھی ویسے ہی رویہ کی متمنی ہو جائیں گی اور گھرانے کے گھرانے اجڑیں گے۔ جس کے صرف آپ ذمہ دار ہوں گے۔

بے شک شفقت کا معاملہ رکھیئے کہ اس میں جو رعب ہے وہ ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ میں نہیں ہے۔ بیوی سے ڈرے سہمے مت رہیں اللہ سے اپنا

معاملہ صاف رکھیں گھر میں تعلیم عام کریں۔

دنیا کی رغبتی اور آخرت کی ترقی کے تذکرے ضرور کریں۔

تجربہ کار عالم دین بلکہ بیوی کے گھر کے بڑوں سے بھی ضروری احوال کا مشورہ برائے گھریلو اصلاح (نہ کہ بطور شکایت یا غیبت) کرتے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیئے کہ آپ ہاں جی، والے غلام بنتے ہیں تو آپ کائنات کے نظام میں فساد کا بیج بو رہے ہیں۔

☆ اِمام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''لوگ تین قسم کے ہیں۔ ایک تو عالم، دُوسرے طالب علم، تیسرے کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ طالبِ علم، وہ کوڑے کچرے کی طرح بے مقصد اور بیکار لوگ ہیں)۔''

نسخہ نمبر ۱۱

بیوی کو دیندار بنایئے مگر خود دینداری چھوڑے بغیر۔

یعنی طعنہ دے کر، یا چڑ کر، بُرا بھلا کہہ کر نہیں۔ اپنی بات منوانا اصل کام نہیں بلکہ اسلامی ذہن بنانا اصل کام ہے۔ یعنی آپ اُس کے دل کی زمین پر

ایسی محنت کریں کہ زمین خود کہے کہ مجھ میں شرعی احکام کے بیج بوتا کہ

ایمانیت کا جڑ

اور عبادت کا تنا

اور فرائض وواجبات کے برگ وبار

اور اعمالِ صالحہ کا درخت تیار ہو

پھر اُس میں اخلاقیات کے پھل آئیں اور اُن میں

اخلاص کا رَس ہو۔

اگر کسی گھر میں معنویت اور روحانیت نہ ہو، اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہو اُس گھر کی حالت خراب ہو ہی جاتی ہے۔

گناہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے، دل کو بیمار کر دیتا ہے اور جب دل ہی بیمار ہو جائے تو اُس پر سب سے پہلی مصیبت یہ آتی ہے کہ انسان عبادت سے لذت حاصل نہیں کرسکتا بلکہ گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے اور جو گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے وہ جان لے کہ وہ روحانی اعتبار سے بیمار ہے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

''اگر کوئی شخص چاقو کو ہاتھ میں یا پیٹ میں کسی کی کمر میں مارے تو جو ہوتا ہے اُس سے زیادہ یہ گناہ دل کے لئے خطرناک ہوتے ہیں۔''

لہٰذا یہ ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو اسلام کے احکام وقوانین

سے روشناس کرائیں اور واجب احکام یاد کرائیں۔ لیکن اب جب کہ انہوں نے اِس سلسلے میں کوتاہی کی ہے اور سادہ لوح بے گناہ لڑکی کو تعلیم دیئے بغیر شادی کے بندھن میں باندھ دیا ہے تو اب یہ اہم ترین اور سنگین فریضہ شوہر پر عائد ہوتا ہے کہ وہ بیوی کو دینی مسائل سے روشناس کرائے اور اسلام کے واجبات وحرام چیزوں کے متعلق بتائے اور اُس کی فہم اور عقل کے مطابق اُس کو اسلامی اخلاق اور عقائد کی تعلیم دے۔

شوہر محترم اگر آپ خود اس کام کو انجام دے سکیں تو کیا کہنا۔

اس کے علاوہ اہلِ علم سے مشورہ کر کے سودمند اور علمی اور اخلاقی کتب اور رسالے مہیا کر کے اُس کو پڑھنے کی ترغیب دلایئے اور ضرورت ہو تو ایک قابل اعتماد اور عالم دیندار استاد یا معلّمہ کو اُس کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر کیجئے۔

اب اگر آپ نے اس فریضہ کو ادا کیا تو آپ ایک دیندار، دانا، خوش اخلاق اور مہربان بیوی کے ہمراہ زندگی بسر کریں گے اور اُخروی ثواب کے علاوہ بہترین دنیاوی زندگی بھی بسر کریں گے۔

اور اگر آپ نے اس فریضے کی انجام دہی میں کوتاہی کی تو ۔۔۔۔۔۔

اس دنیا میں ایک ضعیف الایمان اور لاعلم بیوی کا ساتھ رہے گا جو دینی و اخلاقی اصولوں سے بے بہرہ ہوگی اور قیامت میں بھی خداوندِ قہار اِس سلسلے میں بازپرس کرے گا۔

کیونکہ اس نے قرآن میں آپ کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ:

”اے ایمان والو، خود اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو اُس جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔“

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

”جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اُس کو سن کر ایک مسلمان رونے لگا اور بولا میں خود اپنے نفس کو آگ سے محفوظ رکھنے سے عاجز ہوں اس پر مجھے یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤں۔“

تو پیغمبرِ اسلام نے فرمایا:

”اس قدر کافی ہے کہ جن کاموں کو تم انجام دیتے ہو ان ہی کو کرنے کو اُن سے کہو اور خود جن کاموں کو تمہیں ترک کرنا چاہئے اُن سے انہیں روکتے رہو۔“

تعلیم و تربیت کے لئے حوصلہ اور وقت درکار ہے اگر عقل اور تدبّر سے کام لے کر اس سلسلے میں جس قدر محنت کرے گا خود اُس کے مفاد میں ہوگا اور اگلی زندگی اور عالمِ آخرت تک اِس کے اثرات سے بہرہ مند ہوگا۔

☆ جس دعا کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو وہ دعا کبھی نامنظور نہیں ہوتی۔ (حضور اکرمؐ)

نسخہ نمبر ۱۲

دیندار شوہر گھر میں قوانین نہ چلائیں کیونکہ گھر اُلفت و محبت سے چلتے ہیں، قانون سے نہیں۔

مثلاً اگر آپ بیوی سے یہ کہیں کہ تم اپنے والدین یا فلاں رشتہ دار سے ملنے نہیں جاؤ گی کیونکہ میری اجازت کے بغیر تم گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتیں۔

قانون سے ایسا غلط استفادہ بظاہر مذہبی مردوں اور عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی لڑکی اسکول یا کالج جاتی ہے اور ایک یا دو اصطلاحات یاد کر کے غرور کرنے لگتی ہے اپنے شوہر سے کہتی ہے میں پڑھنا چاہتی ہوں، میں گھر کا کوئی کام نہ کروں گی کیونکہ یہ مجھ پر واجب نہیں ہے۔ یہ قانونِ فقہی سے غلط استفادہ ہے اس طرح سے یہ لڑکی آج نہیں تو کل ضرور اِس گھر کو برباد کرے گی۔

اگر چہ آپ ایک مومن ہیں لیکن سخت گیر ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ضرورت سے زیادہ ہی سخت ہیں۔ آپ کی یہ سخت گیری اور تیز روی ایک دن آپ کی پاک و پاکیزہ بیوی کو اور آپ کی نیک سیرت لڑکی کو ضدّی اور خراب کر دے گی۔

نسخہ نمبر ۱۳

بیوی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا

اگر آپ صدر مملکت یا وزیر اعظم کے داماد بنیں اور وہ آپ سے یہ کہے کہ ''دیکھو میری بیٹی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا''، تو آپ کس طرح دل و جان سے اُس کو خوش رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس کی ناگوار باتوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔

جب صدر یا وزیر اعظم کی بات کی آپ کو اتنی ہی پرواہ ہے تو اگر اس پوری کائنات کا پروردگار آپ سے یہ کہے:

'' وَعَاشِرُ هُنَّ بِالمَعرُوفِ. ''

''(دیکھو) ان بیویوں سے اچھا سلوک کرو۔'' (سورہ نساء ۱۹)

تو اب آپ کا ردعمل بیوی سے کیا ہونا چاہئے، افسوس صدر اور وزیر اعظم

کی ہدایت کی تو اتنی پرواہ ہو اور کائنات کے پروردگار کی ہدایت اور حکم کو اتنی اہمیت بھی نہ ہو جتنی اُس کے فاسق و فاجر بندہ کی ہو۔ افسوس! اگر آپ پروردگارِ عالم کی اس ہدایت کو یاد رکھیں گے تو گھر میں کبھی جھگڑا نہ ہوگا۔

نسخہ نمبر ۱۴

اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

ان تمام نسخوں پر عمل کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتے رہنا چاہئے۔ بعض اوقات انسان کے اپنے گناہوں کی نحوست کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بیوی یا اولاد نافرمان ہو جاتی ہے اور اِسی طرح بیوی کے لئے بھی مسلسل دعائیں مانگتے رہنا چاہئیں۔ ایک مرد دانا کا کہنا ہے کہ میں اپنے گناہوں کا اثر اکثر بیوی بچوں بلکہ گھر کے پالتو جانوروں تک میں پاتا ہوں کہ وہ پہلے کی طرح میرے مطیع و فرمانبردار نہیں رہتے۔

آخری بات:۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی، ایک لڑکی نے صرف دو بول پڑھ کر آپ سے ایسا رشتہ قائم کیا اور اپنے ان دو بولوں کی ایسی لاج رکھی کہ ماں کو چھوڑا، باپ کو چھوڑا، بہن بھائی اور پورے خاندان کو چھوڑا اور آپ کی ہوگئی۔ جب یہ لڑکی ان دو بولوں کا اتنا بھرم رکھتی ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک

کی ہوگئی لیکن آپ سے نہ ہوسکا کہ یہ دو بول:

" لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی ولی اللّٰه "

"پڑھ کر اس اللہ کے ہو جاؤ جس کے لئے یہ دو بول پڑھے تھے۔"؟؟؟

☆ علم حاصل کرو۔ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے۔ مشق جاری رکھنا تسبیح ہے۔ علمی معاملات میں بحث و مباحثہ جہاد ہے۔ جاہل آدمی کو تعلیم دینا صدقہ ہے اور علم کی وجہ سے طالبِ علم خدا سے نزدیکی حاصل کرلیتا ہے۔ کیونکہ علم کے ذریعے حرام وحلال کے درمیان فرق پہچانا جاتا ہے اور علم طالب علم کو جنت کے راستے پر لگا دیتا ہے اور علم وحشت میں انیس ہے علم تنہائی میں دوست ہے۔ (حضرت علیؑ)

ساس، سسر اور گھر کے دیگر افراد کے عمل کے لئے چودہ مجرب نسخے

نسخہ نمبر ۱

ساس سسر یا گھر میں رہنے والے اور افراد سورۃ بقرہ پڑھ کر اپنے گھر والوں پر دم کریں۔

کیونکہ رسول اسلام نے فرمایا ہے:

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، شیطان اُس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔“

اس لئے کہ گھروں میں جھگڑوں سے بچنے کے لئے شیطان مردود سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کی جائے اور جن چیزوں سے گھروں میں شیاطین آتے ہیں اُن سے بچا جائے اور جن اعمال سے شیاطین سے حفاظت ہوتی ہے، ان اعمال کا اہتمام کیا جائے جس میں سے ایک عمل گھر میں سورۃ بقرہ کا ختم ہے۔

نسخہ نمبر ۲

ساس سسر یا گھر میں کثرت سے تلاوت قرآن بمعہ ترجمہ کا اہتمام کریں۔

کیونکہ حدیث میں ہے کہ:

”جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں، شیاطین نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہ ہو، اس میں خیر و برکت کم ہوجاتی ہے، شیاطین اس گھر میں مسکن بنا لیتے ہیں، فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔“

نسخہ نمبر ۳

حتی الامکان بیٹے کو شادی کے بعد الگ رہنے کی ترغیب دیں۔

دینداری کا دم بھرنے والے کثرت سے ایک غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ

سب کا ایک ساتھ، ایک ہی گھر میں رہنا بہت ضروری ہے ورنہ گھر کی برکت نکل جائے گی۔

محترم ساس وسسر! ایک برتن میں کھانا پکنے سے برکت ضرور آئے گی لیکن لڑائی جھگڑے کی وجہ سے گھروں میں نفرت، حسد، بغض، غیبت، لڑائی جھگڑے کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہ پورے گھر کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ صرف ایک ایسی برکت کے لئے ہزاروں مصیبتوں اور گناہوں کا ارتکاب کیسے جائز ہوگا؟

یعنی ایک مستحب کے لئے اتنا اہتمام کہ ہزاروں حرام اس کی وجہ سے ہو جائیں یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

ایک گھر میں جہاں کئی شادی شدہ بھائی ایک ساتھ رہتے ہوں اور ایک ساتھ کھانا کھاتے ہوں لیکن

...... آپس میں دل گرفتہ ہوں۔

...... روزانہ جھگڑے بڑھ رہے ہوں۔

...... حسد اور حرص کی بیماریاں بڑھ رہی ہوں۔

...... رات کو شوہر آئیں تو بہوئیں ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے شوہروں (سگے بھائیوں) میں عداوت اور دشمنی کے بیج بو رہی ہوں۔

...... غیبت، چغل خوری اور جھوٹ کے جراثیم پیدا ہو کر بڑی بڑی روحانی بیماریاں پیدا کر رہے ہوں۔

...... بیٹے کو ماں اور بہن سے دور کیا جا رہا ہو۔

...... بیوی گھر چھوڑنے یا طلاق لینے کی دھمکی دے رہی ہو۔

...... ساس، تعویذ، گنڈوں کی فکر میں ہو۔

...... سسر ہر نماز کے بعد بد دعا کر رہا ہو۔

...... لڑکے یا لڑکی کی ساس، پورے خاندان میں سمدھی اور سمدھن کے بُرا ہونے کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہو۔

...... چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑے بڑے عیب بنا کر پیش کیا جا رہا ہو۔

...... ان سب کے نتیجے میں گھر کے بعض افراد نفسیاتی ہسپتالوں کے چکر کاٹ رہے ہوں۔

...... اپنے بچوں کو مشترک گھر میں رہنے سے حرام سے ڈش انٹینا اور کیبل سے بچانا مشکل ہو رہا ہو۔

اور اس کے برخلاف ایک گھر ایسا ہو جہاں شادی کی فضول اور بیہودہ رسموں سے پیسے بچا کر اور ایسی شادی کر کے جس میں ش کے تین نقطے نہ ہوں یعنی سادی، ایسی شادی جو سادہ ہو، اصراف اور فضول خرچیوں سے مبرّا ہو اور ان حرام کاموں سے پیسہ بچا کر جب تک مستقل علیحدہ مکان لینے کی گنجائش نہ ہو تو چاہے چھوٹا سا گھر یا فلیٹ بھی کیوں نہ ہو الگ رہ کر ماں، باپ کی خدمت کر کے زیادہ سے زیادہ دعائیں لی جاتی ہوں۔

...... نند اور بھاوج میں آپس کی محبت برقرار رہے۔

...... دیورانی اور جیٹھانیاں ایک دوسرے کا احترام کرتی ہوں۔

...... بچوں کی اچھی تربیت ہو رہی ہو۔

...... روزانہ یا اکثر ملاقات کے لئے آپس میں آنا جانا ہو۔

...... حسبِ توفیق تحفہ، تحائف دیئے جاتے ہوں۔

...... کھانا پکا کر ساس وسسر کے لئے لایا جاتا ہو۔

...... چھوٹے بچوں میں آپس میں محبت ہو۔

دونوں زندگیاں آپ کے سامنے ہیں، دونوں کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔کون سی زندگی آپ کو پسند ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

محترم ساس! جو بات ربّ العالمین کی شریعت میں بُری نہیں، اُس کو بُرا نہ سمجھئے، شریعت میں جس کی اجازت ہو اس پر پابندی نہ لگایئے۔

لیکن بدقسمتی سے اور بعض اوقات آپ کی ہٹ دھرمی سے اور ان تمام خرابیوں کے بعد لڑ جھگڑ کر بیٹا اور بہو کو علیحدہ ہونا ہی پڑتا ہے تو کیا بہتر نہیں کہ ان تمام خرابیوں سے پہلے ہی ان کو الگ کر دیں۔

...... چاہے کتنی بھی طلاقیں ہوں۔

...... کتنے بھی گھر اُجڑیں۔

...... کتنے نوجوانوں کی زندگیاں برباد ہوں۔

...... کتنے بہن بھائی، بہنوں میں اختلاف و جھگڑے ہوں۔

کیا تب بھی آپ کا فیصلہ وہی رہے گا؟

اسلامی شریعت نے بھی بہو کے لئے ساس، سسر کی خدمت کرنے کو حُسنِ سلوک تو کہا ہے لیکن واجب قرار نہیں دیا اور دیور اور جیٹھ کی خدمت تو غیر مناسب بھی ہے اکثر بے پردگی کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور جب یہ سب بہو کے فرائض میں شامل ہی نہیں تو آپ زبردستی خدمت کیسے لیں گے؟ یہی سوچ فتنے اور فساد کی بنیاد ہے اور ظلم کی ابتداء ہے۔

نسخہ نمبر ۴

ہم مزاج بیٹے اور بہو کو ساتھ رکھیں۔

اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ایک بیٹا ہمارے ساتھ ہو اور پوتے پوتیوں سے گھر میں رونق ہو تو اس بیٹے اور بہو کو ساتھ رکھیں جس سے مزاج ملتا ہو۔ اور اس بیٹے اور بہو کو دعائیں بھی دیتے رہیں جو آپ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

نسخہ نمبر ۵

کچن تو ضرور علیحدہ ہو۔

اگر مالی حالات یا کسی اور مصلحت سے بہوؤں کو ایک ہی گھر میں رکھنا ہو

توکم از کم اتنا کیجئے کہ ان کے آنے جانے کا راستہ الگ ہو اور کچن تو ضرور علیحدہ ہو 'زیادہ تر آگ چولہے ہی سے بھڑکتی ہے'۔

نسخہ نمبر ۶

حُسنِ اخلاق اور خوش دلی سے جتنی چاہے خدمت کروائیے

ساس اور سسر خصوصاً ساس اگر سلیقہ مند ہو تو بہو کے ساتھ حُسنِ اخلاق اور خوش دلی سے جتنی چاہے خدمت کرواسکتی ہیں۔ یہ بہو کے لئے سعادت اور ساس وسسر کے اخلاق کی بلندی کی علامت ہے۔ لیکن بہو سے جبراً خدمت لینا نہ شرعاً جائز ہے اور نہ اخلاقاً صحیح ہے۔

بہو کا اکرام اور عزت کر کے دیکھئے آپ حیران ہوں گے کہ وہ آپ کی بیٹی سے بڑھ کر آپ کی خدمت گزار ہوگی۔

☆ عالم کو عابد پر وہی فضیلت ہے جو چاند کو چودھویں شب میں تمام ستاروں پر ہے اور علماء وارث انبیاء ہوتے ہیں۔

(رسولؐ اللہ)

نسخہ نمبر ۷

بہو سے بدگمان نہ ہوں۔

اس کی غلطی دیکھ کر بھی اچھی تاویل کریں، اپنے خیال کی پرواہ نہ کریں۔ جب آپ ایسا کریں گے تو گویا آپ شیطان کے منہ پر طمانچہ ماریں گے وہ خبیث خود بخود دور ہو جائے گا۔

امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ:

''اس ناپاک کے منہ پر طمانچہ مارو، جب اُس کو مارو گے، اُس کی باتوں پر عمل نہ کرو گے تو یہ خود بخود دفع ہو جائے گا۔''

اس کے برعکس اگر اس کی باتوں کو اہمیت دیں گے اور بہو سے سوءِ ظن رکھیں گے تو یہ منحوس شیطان آپ کی فکر اور سوچ پر قابض ہو جائے گا لہٰذا اس کا علاج فقط یہ قرآنی حکم ہے کہ:

''لوگوں سے متعلق بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ اکثر گمان گناہ ہوتے ہیں۔''

اگر آپ نے ظن یا گمانِ بد سے کام لیا تو گویا قرآن کی مخالفت کی ہے۔

نسخہ نمبر ۸

بیٹا اور بہو کے ہر کام میں مداخلت نہ کریں۔

اگر آپ اپنی شادی شدہ اولاد کو سعادت مند دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ ان کے ہر کام میں مداخلت نہ کریں۔

آپ کو حیوانوں سے سبق لینا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی اس وقت تک سرپرستی کرتے ہیں جب تک وہ اُن کے محتاج ہوتے ہیں۔ جونہی وہ ایک مستقل زندگی گذارنے کے قابل ہوتے ہیں والدین ان کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی مستقل زندگی گزارنا شروع کر دیں۔ یہی بات پرندوں اور دیگر جانوروں بلکہ انسانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

جب اولاد کی شادی ہو جائے تو ان کے کاموں میں بے جا مداخلت نہ کریں۔

☆ جان لو کہ تم علم کے ساتھ ہی خوش نصیبی حاصل کر سکتے ہو۔

(حضرت علیؓ)

نسخہ نمبر ۹

ماں باپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ داماد اور بہو کی طرفداری کریں۔

آیت اللہ حسین مظاہری فرماتے ہیں کہ:

”ہمیشہ صلح وصفائی آپ کا مطمع نظر رہے۔“

بہو کے ماں باپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ داماد کی طرفداری کریں اور ساس وسسر کو بہو کی طرفداری کرنی چاہیئے۔

اگر لڑکی لڑ بھڑ کر ماں باپ کے گھر چلی جائے تو لڑکی کی ماں اپنی بیٹی کو لے جا کر داماد کے حوالے کر دے اور اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر باتیں کرے تو داماد کتنا ہی ناراض کیوں نہ ہو، راضی ہو جائے گا اور اگر ساس وسسر گھر میں بہو کے ساتھ الفت ومحبت رکھیں اور اگر جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کی طرفداری کریں تو بہو خواہ کتنی ہی بُری کیوں نہ ہو خود بخود ان کے ساتھ محبت کرنے لگے گی اور جھگڑا فساد ختم ہو جائے گا۔

امیر المومنین امام علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنی شہادت کے وقت اپنے فرزندوں کو یوں نصیحت فرمائی:

''اے میرے فرزندوں! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ، اپنے معاملات کو منظم رکھو اور اپنے درمیان ہمیشہ صلح و صفائی رکھو۔''

کیونکہ میں نے تمہارے جد پیغمبرؐ اسلام سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

''دو افراد کے درمیان صلح کرانا خدا کے نزدیک ایک سال کی نماز اور روزوں سے افضل ہے۔''

نسخہ نمبر ۱۰

کبھی بھی بہو کی بُرائی بیٹے سے یا داماد کی برائی اپنی بیٹی سے نہ کریں۔

ان کی خامیوں کی تلاش میں بھی نہ رہیں۔

بہت سے لوگ خود اپنے اندر اور دوسروں میں اچھائیاں نہیں دیکھ پاتے ان کو ہر چیز منفی صورت میں نظر آتی ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ ان کے اندر کیسی کیسی خوبیاں ہیں بلکہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے میں کون کون سی برائیاں ہیں۔

منفی پہلو کی سوچ گویا مکھی کی طرح ہے وہ باغ میں بھی جائے تو ڈھونڈتی ہے کہ کہیں کوئی گندگی مل جائے تا کہ وہ اس پر بیٹھ سکے۔

محترم ساس و سسر، اپنی بہو اور داماد کے پیچھے نہ پڑیں کہ کسی نہ کسی طرح

کوئی نقص نکال ہی لوں بلکہ آپ کو ایک بلبل کی طرح ہمیشہ پھولوں پر ہی رہنا چاہیے۔ آپ کو پھولوں ہی کی تلاش ہونی چاہیے، بہو میں اچھائی اور مثبت نقاط کی تلاش کرنی چاہیے، آپ اُس کی ساری اچھائیاں ایک بدسلوکی کی وجہ سے بھلا دیتے ہیں۔ اور آپ کا رویہ یکدم بدل جاتا ہے۔

افسوس! قرآن کا بھی یہی مشورہ ہے کہ انسان وفادار نہیں ہے۔

نسخہ نمبر ۱۱

معافی کو اپنا شعار بنائیں۔

واقعاً اگر آپ کی بہو بُری بھی ہے، اور اُس نے آپ کے ساتھ کچھ زیادتی بھی کی ہے تو آپ اُسے معاف کر دیں۔

کیوں؟

اس لئے کہ کیا آپ نہیں چاہتے کہ قیامت میں خدا آپ کو معاف کر دے؟

آپ نے سنا ہوگا کہ قیامت میں کچھ لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اِس دنیا میں عفو، درگذر اور بخشش سے کام لیتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱۲

جب کوئی تم سے بُرائی کرے اُس کے ساتھ نیکی کرو۔

آیت اللہ حسین مظاہری فرماتے ہیں کہ یہ آیت گھر میں (بمعہ ترجمہ) لکھ کر ایسی جگہ لٹکا دینی چاہئے، کہ گھر کے ہر فرد کی نگاہ اِس پر پڑتی رہے۔

"ویدرون بالحسنةِ السئیه" (سورہ قصص)

"جب کوئی تم سے بُرائی کرے اُس کے ساتھ نیکی کرو۔"

اے ساس وسسر! اگر آپ قرآنی احکام پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ کو اس آیت پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ یہ آیت لکھ کر ایسی جگہ لٹکا دیں کہ جسے آپ بھی دیکھیں، بہو بھی دیکھے، بیٹا بھی دیکھے، گھر کے بچے بھی دیکھ لیں اور آہستہ آہستہ سب میں معاف کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے۔ اگر آپ اور بہو میں ہم آہنگی نہ ہو تو بھی عفو و بخشش اور حسن سلوک سے اِس کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔

☆ علم کی وجہ سے اللہ کے واحد ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے علم کے ذریعے صلۂ رحم کیا جاتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۱۳

اختلافات کو ختم کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ "خود بینی اور خود پسندی" کی بیماری ہے اس کو دور کیجئے۔

اس مہلک بیماری میں مبتلا شخص کی عقل پر پتھر پڑ جاتے ہیں وہ صرف اپنی خوبیوں کو دیکھتا ہے اور اُسے اپنے میں خاص خامی نظر نہیں آتی اور وہ وقت اُس سے بھی بدتر ہوتا ہے جب اِس مرض میں مبتلا کوئی دوسرا شخص بھی مل جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے کی عیب جوئی کریں۔

محترم ساس! کہیں یہ عیب آپ میں بھی تو نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ زیادتی بہو کی طرف سے بھی ہوتی ہو لیکن آپ کا بھی قصور ہو۔ اِس بیماری سے چھٹکارا پانے کا ایک طریقہ اپنا محاسبہ کرنا ہے ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ آپ کی طرف سے بہو کے سلسلے میں کیا کیا غلطیاں ہوئی ہیں؟

اگر ہوئی ہیں تو اپنی طرف سے بہو سے حُسنِ سلوک کر کے اُن کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

بہت سے لوگوں میں یہ مرض اتنا گہرا اور شدید ہوتا ہے کہ انہیں اس کا ذرا برابر بھی احساس نہیں ہوتا۔

نسخہ نمبر ۱۴

اگر آپ خود کو آخرت کے لئے آمادہ کر لیں گے تو گھر کے سارے جھگڑے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

رسولؐ اسلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ شخص جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اُس کے اچھے کام بُرے کاموں پر غالب نہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو عذابِ الٰہی کے لئے تیار رکھے۔''

امام حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''انسان چالیس سال تک کی عمر تک رحمتِ الٰہی کی وسعت میں ہے جب زندگی کے چالیس سال مکمل ہو جاتے ہیں تو خدا دو فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ اب وہ سخت گیری اور سخت نگرانی سے کام لیں اور اُس کے تمام اعمال چاہے کم ہوں یا زیادہ، چھوٹے ہوں یا بڑے تحریر کریں۔''

اگر آپ نے علم حاصل کئے بغیر ہی زندگی گزار دی ہے تو جھگڑوں کا ایک سبب یہ جہالت بھی ہے کیونکہ

مولائے کائناتؑ فرماتے ہیں کہ:

''جب عقل مند انسان بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی عقل جوان ہوتی ہے اور جب جاہل انسان بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی جہالت جوان ہوتی ہے۔''

اور آپ کی یہ علم حاصل کرنے سے روگردانی آپ کو خلافِ شریعت امور کا ارتکاب کرواتی ہے جس سے اولاد اور بھی نافرمان ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو علم ہو کہ کس وقت شریعت کی طرف سے کیا ذمہ داری ہے، موجودہ حالت میں گھر میں کیسے رہا جائے تو اولاد کبھی نافرمانی کی طرف نہیں جائے گی۔

رسولؐ اسلام نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا کہ:

''اے علیؑ! وہ ماں باپ، رحمتِ الٰہی سے دور ہوں اور بے نصیب ہوں جو اپنے بُرے طریقوں اور باتوں سے اپنی اولاد کے منحرف اور گمراہ ہونے کا باعث بنتے ہیں اور انہیں اپنی اذیّت اور نافرمانی کے راستے پر لگا دیتے ہیں۔''

مولائے کائناتؑ فرماتے ہیں کہ:

''جھڑکنے اور ڈانٹ ڈپٹ میں زیادتی، لڑائی جھگڑے کی آگ کو بڑھاتی ہے۔''

اِس پورے کتابچہ کا خلاصہ اگر کیا جائے تو لُبِّ لباب اس روایت کا نتیجہ ہے کہ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہم تین آدمی کسی بات پر جھگڑ رہے تھے کہ اتنے میں

پیغمبرِؐ اسلام پہنچے اور دیکھا کہ ہم جھگڑ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا، میں نے کبھی رسولؐ خدا کو اتنا غصہ ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ اِس کے بعد پیغمبرِؐ اسلام نے فرمایا:

''جھگڑا اور تکرار کرنا مسلمانوں کی شان نہیں، جو لوگ ایسا کریں گے میں اُن کی شفاعت نہیں کروں گا۔''

اُس کے بعد فرمایا:

''ابتدائی چیز جس کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کو جس چیز سے روکوں وہ شرک و بت پرستی کے بعد تکرار اور جھگڑا کرنا ہے۔''

☆ میرے شیعوں کو میرا اسلام پہنچانا اور یہ کہہ دینا کہ اللہ اس بندے پر رحمت کرتا ہے جو دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں یاد کرتا ہے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے واسطے طلبِ مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تمہارے لئے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہم کو یاد کرے۔ (امام جعفر صادقؑ)

اس کتابچے کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کتاب کا نام

۱۔ پیارا گھر۔

۲۔ تحفہ دولہا۔

۳۔ تحفہ دلہن۔

۴۔ بزرگوں کی ذمہ داریاں۔

۵۔ اسلام دین معاشرت

۶۔ ہدیۃ الشیعہ

۷۔ خاندان کا اخلاق

۸۔ خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول

۹۔ ازدواج در اسلام

۱۰۔ تربیتِ اولاد

۱۱۔ اسلام میں اولاد کی تربیت۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

تین اشخاص کی نماز اُن کے سر سے ایک بالشت اوپر نہیں جاتی

۱ اس شخص کی

جو اُس جماعت کا پیشوا بن جائے جو اُسے پسند نہ کرتی ہو

۲ اس عورت کی

جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو

۳ دو بھائی

جن میں جدائی ہوگئی ہے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆ ایک شخص کسی مومن کو غمگین کرنے کے

بعد اُسے ساری دنیا بھی عطا کر دے

پھر بھی اُس کا کفارہ نہیں ہو سکتا

اور نہ ہی اُسے اُس کا (ساری دنیا دینے کا)

اجر ملے گا۔

جسے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے

وہ لوگوں کی غلطیاں و قصور معاف کرتا ہے۔

(مولا علیؑ)

تو جس قدر اللہ تعالیٰ کی عطا کا خواہش مند ہے،

اُسی قدر لوگوں کے قصور معاف کر دے۔

(مولا علیؑ)

ہماری مطبوعات

- طول عمر اور وسعت رزق کے سو مجرب نسخے
- مرض حُبِ دنیا: علامات اور علاج
- مرض تکبر: علامات، تشخیص کے طریقے اور اس کا علاج
- وصیت نامہ کیسے لکھا جائے
- امراضِ روحانی کی شناخت کی علامات
- حرام نگاہ
- عظمت اور بلندی کے لیے علم ہی کافی ہے
- نبی اللہ کی رحمت
- گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
- صدقہ: بھلائی کرنے کا سب سے اچھا راستہ
- اجتہاد اور تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ
- دوستی
- ثواب وضو
- ترکِ گناہ ان کے چالیس طریقے
- اسلامی دینی تعلیم شمارہ ۱ .... ۱۵

50-A، بلاک 20، سرورات کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی
فون: 0306-2087242, 0334-3102169, 6366644
ویب سائٹ: www.al-qaaim.com ای میل: info@al-qaaim.com

رسول خدا ﷺ نے فرمایا

☆ ایک شخص کسی مومن کو غمگین کرنے کے
بعد اُسے ساری دنیا بھی عطا کر دے
پھر بھی اُس کا کفارہ نہیں ہو سکتا
اور نہ ہی اُسے اُس کا (ساری دنیا دینے کا)
اجر ملے گا۔

جسے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے
وہ لوگوں کی غلطیاں و قصور معاف کرتا ہے۔
(مولا علیؑ)

تو جس قدر اللہ تعالیٰ کی عطا کا خواہش مند ہے،
اُسی قدر لوگوں کے قصور معاف کر دے۔

(مولا علیؑ)